ہیروئن کی تلاش

محمد مجیب

مکتبہ جامعہ لمیٹڈ

تعداد طبع ۱۰۰۰ — جامعہ نگر، نئی دہلی — قیمت ۱۰ر

شاخ دہلی

مکتبہ جامعہ لمیٹڈ

اردو بازار۔ دہلی ۶

شاخ بمبئی

مکتبہ جامعہ لمیٹڈ

پرنسس بلڈنگ۔ بمبئی ۳

اکتوبر ۱۹۵۳ء

یونین پرنٹنگ پریس دہلی

کیریکٹر

جیوتی پرکاش	ڈراما نویس
مسز مہرا	آرٹ اور آرٹسٹوں کی سرپرست
لالہ سروپ چند	ادب دوست بیوپاری
کیلاش ناتھ	ایک کالج کا لیکچرر
رگھو رام	رئیس
شو چرن	بیروزگار ادب دوست نوجوان
کنور ستیندر سنگھ	
کنورانی صاحبہ	
کیشو داس	آئی اے ایس
پورنما	اس کی بیوی
رام رتن	مالدار بیوپاری
نرملا	اس کی بیوی
کملا	نوجوان استانی، مسز مہرا کی بھانجی

1963

ھیروئن کی تلاش

پہلا سین

(مسز مِہرا کا ڈرائنگ روم - مسز مہرا کے علاوہ لالا سروپ چند، کیلاش ناتھ رگھو رام اور شِو چرن بے تکلفی سے بیٹھے ہیں۔ کوئی فرش پر۔ کوئی تخت پر کوئی کُرسی پر۔ دوسروں سے کسی قدر الگ کملا دیوار سے پیٹھ لگائے اکڑوں بیٹھی ہے۔ چائے کے برتن ہر طرف بکھرے ہیں۔ چائے دیر ہوئے پی جا چکی ہے، برتن نہیں اُٹھائے جا سکے، اس لئے کہ فوراً بعد ہی جیوتی پرکاش نے ڈراما سُنانا شروع کر دیا۔ پردہ اُٹھتا ہے تو جیوتی پرکاش ڈراما کا آخری جُملہ پڑھ رہا ہوتا ہے)

جیوتی پرکاش:- روپ متی تنبورے کے تاروں کو چھیڑتی ہے اور اس کے منہ سے گیت کے پہلے بول نکلنے والے ہوتے ہیں کہ پردہ گِر جاتا ہے"

(جیوتی پرکاش کاپی بند کر کے خاموش ہو جاتا ہے اور مُنہ پر دونوں ہاتھ پھیرتا ہے۔ چند سیکنڈ کے لئے حاضرین میں سے کوئی کچھ نہیں کہتا۔ کملا چپکے سے

اُٹھ کر باہر چلی جاتی ہے)

شو چرن۔(سب لوگوں کی طرف دیکھ کر اور یہ سمجھ کر کہ تعریف میں پہل کرنا اسی کا حصہ سمجھا جاتا ہے ضرورت سے زیادہ اونچی آواز اور جوشیلے لہجے میں) واہ واہ، جیوتی پرکاش صاحب واہ واہ! آپ نے تو واقعی قلم توڑ دیا ہے۔ آپ کا ڈراما صرف ہندوستانی ادب نہیں، بلکہ ہندوستان کے ادب پر ایک بہت بڑا احسان ہے۔ (جھومتے ہوئے) بہت بڑا احسان! کیوں کاشی ناتھ صاحب، میں بجا عرض کر رہا ہوں نا؟

جیوتی پرکاش۔حضور، ایسی تعریف سے تو بندے کو معاف ہی رکھیے۔

شو چرن۔میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ میں نے جو کچھ کہا ہے اس میں ایک حرف مُبالغے کا نہیں ہے۔ آپ کو میری تعریف پر اعتراض ہو، یہ بھی میں سمجھ سکتا ہوں آپ کی طبیعت میں انکسار نہ ہوتا تو آپ اتنا بڑا کارنامہ کیسے کر کے دکھاتے۔ کیوں مسز مہرا میں ٹھیک کہہ رہا ہوں نا؟

(جیوتی پرکاش مُنہ پھیر لیتا ہے مسز مہرا کوئی جواب نہیں دیتی ہیں۔ خاموشی)

رگھورام (انگڑائی لیتے ہوئے) کسی کے منہ پر اس کی تعریف کرنا مناسب نہیں ہوتا۔ لیکن میں سمجھتا ہوں کہ ایک بہت قیمتی چیز ہمارے ہاتھ لگی ہے۔ اور ہمیں چاہیے کہ اس کی پوری قدر کریں۔ میرے خیال میں اس ڈراما کو جلد سے جلد چھپوا دینا چاہیے اور اگر کسی طرح سے ممکن ہو تو اُسے اسٹیج پر دکھانے کا انتظام کرنا چاہیے۔

شو چرن ۔ واللہ، رگھورام صاحب، اس وقت تو آپ نے وہ بات فرما دی ہے جو ہم سب کے دلوں میں تھی ۔ ادب کا قدر داں ہو تو ایسا ہو ۔ آپ لوگ مناسب خیال فرمائیں تو میں کل ہی ایک پبلشر سے گفتگو کروں، اور دس پندرہ دن میں چھپی چھپائی کتاب آپ لوگوں کی خدمت میں پیش کر دوں ۔ اور ڈراما دکھانے کا بھی انتظام ہو سکتا ہے ۔ میری چند ایسے لوگوں سے واقفیت ہے جو خوشی سے اس میں ایکٹ کرنے پر تیار ہوں گے ۔ بس آپ لوگوں کے حکم دینے کی کسر ہے ۔ (ایک ایک سے نظر ملانے کی کوشش کرتا ہے ۔ کوئی اس کی طرف نہیں دیکھتا)

مسز مہرا ۔ معاف کرو بھئی شو چرن ۔ ہم کو تمہارا انتظام نہیں چاہیئے ۔ اور تم تھوڑی دیر چپ رہو تو دوسروں کو بات کہنے کا موقع ملے ۔

لالہ سروپ چند ۔ ہاں بھئی شو چرن، ذرا دیر چپ بیٹھو ۔ ڈراما ہم سب کو بھی بہت پسند آیا ہے، مگر اتنا جوش بھی اچھا نہیں ہوتا ۔ اور یہ سب کام تمہارے ہی کرنے کے نہیں ہیں ۔

شو چرن ۔ آپ نے بجا فرمایا ۔ میرا جوش ذرا حد سے گذر گیا ۔ مگر آپ اس سے بھی انکار نہ کریں گے کہ جوش میں آنے کی وجہ بہت کافی تھی ۔ میں نے اتنا عمدہ ڈراما اب تک سنا ہی نہیں ہے ۔ کیوں کیلاش ناتھ صاحب، میں ٹھیک کہہ رہا ہوں نا؟

کیلاش ناتھ ۔ جی ہاں ۔ آجکل جو ڈرامے لکھے جاتے ہیں وہ فلم دیکھ کر لکھے جاتے ہیں یا SHORT STORIES ہوتی ہیں جن میں قصہ بات چیت کے ذریعے

بیان ہوتا ہے۔ اور یہ بھی لازمی ہوتا ہے کہ کوئی کسی پر عاشق ضرور ہو جائے۔
جیوتی پرکاش صاحب کے ڈرامے میں ڈرامے کی اصل کیفیت پائی جاتی ہے۔ اس میں SUSPENSE اور CONFLICT ہے اور اس CONFLICT کو سُلجھایا بھی گیا ہے۔ ڈرامے میں عاشق معشوق نہیں ہیں۔ لیکن اس کے باوجود اس میں بڑا رس ہے۔

مسز مہرا۔ (خوش ہوکر، جیوتی پرکاش کی طرف دیکھتے ہوئے) مجھے معلوم تھا کہ جیوتی پرکاش میں ڈراما لکھنے کی خاص صلاحیت ہے۔ جب سے انہوں نے مجھ سے کہا کہ ایسا ڈراما لکھنے کو ان کا جی چاہتا ہے۔ اور اس ڈرامے کا قصہ مجھ کو سنایا، تب سے ان کے پیچھے پڑی ہوں کہ کسی طرح سے اس کو لکھ ڈالو۔ بڑی مشکل سے راضی ہوئے۔ پھر تھوڑا تھوڑا سا لکھ کر لے آتے اور سنا کر کہتے کہ اچھا نہیں لگتا ہے، پھاڑ کر پھینک دوں گا ایک کام ان سے ڈراما لکھوانا تھا تو دوسرا تھا جو کچھ یہ لکھتے اسے ردّی کی ٹوکری سے بچانا۔ اب آپ لوگوں کے کہنے سے شاید مان جائیں کہ ڈراما واقعی بہت اچھا ہے، اور یہ لے نہ لکھتے تو اپنے اوپر بڑا ظلم کرتے۔

جیوتی پرکاش۔ آپ بالکل بجا فرماتی ہیں کہ ڈراما آپ ہی کی وجہ سے لکھا گیا کبھی کبھی میں سوچتا ہوں کہ اس میں میرا حصہ کتنا ہے۔

شوچرن۔ جی ہاں۔ اس میں کیا شک ہے۔ مسز مہرا تو ان لوگوں میں سے ہیں جن کی قدردانی اور سرپرستی ادب اور ادیب میں نئی جان ڈال دیتی ہے۔ کیوں رگھو رام صاحب۔

میں بجا عرض کر رہا ہوں نا؟

مسز مہرا۔ شوچرن، تم سے کہہ چکی ہوں کہ ذرا دیر چپ رہو۔ (دوسروں سے مخاطب ہو کر)۔ آج میں نے آپ لوگوں کو اس لئے تکلیف دی ہے کہ ایک اچھا ڈراما سُناؤں اور پھر آپ سے مشورہ کروں کہ اسے دکھانے کا کیا انتظام ہو۔ بات یہ ہے کہ ڈراما کرا دینا تو مشکل نہیں۔ لیکن اس ڈراما کا دارومدار ہیروئن پر ہے اور میری نظر میں ہیروئن کا پارٹ کرنے کے قابل کوئی ہے نہیں۔ اس کے لئے ایسی عورت چاہیئے جو دُنیا دیکھ چکی ہو، مگر اس کا سن زیادہ نہ ہو، جس کے دل میں درد ہو، مگر وہ بے فکروں کی طرح ہنس بول سکے، جس کی شکل اچھی ہو۔ آواز اچھی ہو... یہ ساری خوبیاں ایک جگہ کہاں ملتی ہیں...

لالا سروپ چند۔ جی ہاں۔ ان تمام شرطوں کو پورا کرنا تو بہت مشکل ہے لیکن جب آپ کے اور رگھو رام صاحب کے جیسے لوگ تلاش کرنے والے ہوں تو وہ ہر طرح کے آدمی کو ڈھونڈھ نکالیں گے۔

رگھو رام (ہاتھ جوڑ کر) نا بابا، مجھے اس کام سے الگ رکھئے۔ ڈراما کرانے میں جو کچھ خرچ ہو اس کے لئے میرا حصّہ مجھ سے لے لیجئے۔ مجھ سے یہ نہ ہو سکے گا کہ گھر گھر جا کر لوگوں کی بہو بیٹیوں کا جائزہ لوں۔

شوچرن۔ معاف فرمایئے گا رگھو رام صاحب، آپ نے ساتھ نہ دیا تو کام کیسے بنے گا؟ آپ شہر کے بہت بڑے رئیس ہیں۔ تمام معزز لوگوں سے آپ کی ملاقات ہے۔ آپ کا تو ہر جگہ ساتھ جانا ضروری ہوگا۔ ورنہ لوگ سمجھیں گے کہ ہم نہ معلوم کون

ہیں اور کیا چاہتے ہیں۔ مسز مہرا، میں ٹھیک کہہ رہا ہوں نا؟

مسز مہرا: (رگھورام اور شوچرن کی باتوں کو بُرا مان کر) نہیں ایسا تو نہیں ہے لیکن رگھورام صاحب کو اس میں تامّل ہے کہ ہیروئن تلاش کرنے میں ہمارے ساتھ شریک ہوں تو ہمیں ان پر دباؤ نہ ڈالنا چاہیئے یہ کچھ کم نہیں ہے کہ وہ ڈراما دکھانے کے خرچ کا ایک حصّہ دینے پر تیّار رہیں۔

رگھورام: معاف فرمایئے گا مسز مہرا، میں نے بات اس طرح کہہ دی کہ شاید آپ کو بُری لگی۔ مجھے یہ اچھا نہیں لگتا کہ لوگوں کو غلط فہمی میں رکھوں۔ مگر کبھی کبھی بات اس طرح کہہ دیتا ہوں کہ لوگوں کو خیال ہوتا ہے کہ میں ان کا ساتھ دینا نہیں چاہتا... میں آپ کو یقین دلانا چاہتا ہوں کہ ایسا نہیں ہے۔ اصل بات یہ ہے کہ مجھے ڈراما کا کالج کے زمانے سے بہت شوق ہے۔ ایک زمانے میں اس شوق کی وجہ سے کچھ بدنام بھی ہو گیا تھا۔ اب فضا بالکل بدل گئی ہے لڑکوں اور لڑکیوں پر اتنی پابندیاں نہیں رہی ہیں، مگر دوسری طرف فلموں نے نوجوانوں کے مذاق کو بالکل بگاڑ دیا ہے۔ ڈر لگتا ہے کہ کسی کو تھوڑی سے ایکٹنگ آ گئی تو کیا ہو گا۔

جیوتی پرکاش: میں ڈراما لکھ رہا تھا تو مسز مہرا سے کبھی کبھی اس بارے میں مشورہ ہوتا تھا کہ روپ متی کا پارٹ کس سے کرایا جائے۔ سوچتے سوچتے تھک جاتے تو ان کی یا میری زبان سے یہ نکل جاتا تھا کہ اور کوئی عورت نہ ملی تو ممبئی

سے جان پہچان کی ایک فلم ایکٹریس کو بُلا لیں گے۔ مگر پھر ہم دونوں یہ کہہ اُٹھتے تھے کہ نہیں، ایسا نہیں ہونا چاہیئے۔ فلم والوں کو اچھا ڈراما دینا اس کی مٹی پلید کرنا ہے۔ فلم ایکٹنگ ایک بیماری ہے کہ جس کو لگ جائے وہ پھر سچی ایکٹنگ کے لائق نہیں رہتا۔ دوسری طرف مجھے اس کا یقین ہے کہ جو لڑکی یا عورت روپ متی کا پارٹ کرنے پر راضی ہو جائے گی وہ اس طبیعت کی نہ ہو گی کہ فلم ایکٹنگ کو اختیار کرنا درکنار، فلم دیکھنا بھی پسند کرے۔ روپ متی کا پارٹ تو صرف بہت ہی شریف گھرانے کی بہت ہی شریف عورت کر سکتی ہے اور کسی کو یہ پارٹ دیا گیا تو روپ متی کی ہر خوبی ایک عیب بن جائے گی۔

(کملا ایک ٹرے میں، چائدان، دودھ دان اور شکر دان لے کر آتی ہے اور ٹرے کو ایک طرف رکھ کر پھر باہر چلی جاتی ہے۔ اس کے بعد وہ دوسری ٹرے پر پیالیاں لاتی ہے، اور چائے بنانا شروع کر دیتی ہے۔ جس کے لئے چائے بناتی ہے اس کی طرف اس طرح دیکھتی ہے، کہ گویا یاد کر رہی ہے کہ اسے کس رنگ کی چائے، کتنا دودھ اور کتنی شکر پسند ہے۔ پھر وہ چائے کی ہر پیالی جس کے لئے بناتی ہے اسے دے آتی ہے۔ اور اس کے پاس سے جھوٹی پیالی اُٹھا لاتی ہے۔ اس دوران میں گفتگو جاری رہتی ہے)

رگھو رام : جی ہاں، آپ بجا فرماتے ہیں۔ روپ متی کی شرافت تو ایسی ہونا

چاہئے کہ جو ماتھے پر چمکے اور دور سے دکھائی دے۔

شوچرن : مگر رگھورام صاحب، اسی لئے تو ہمیں انتخاب میں آپ کی مدد درکار ہے۔ جتنے تعلقات یہاں کے شریف خاندانوں سے آپ کے ہیں اتنے اور کسی کے نہیں ہیں۔ سروپ چند صاحب، میں ٹھیک کہہ رہا ہوں نا؟

مسز مہرا : شوچرن، تم سے چپ کیوں نہیں بیٹھا جاتا۔ ہر وقت کوئی نہ کوئی بے تکی بات کہہ اٹھتے ہو ... رگھورام صاحب، اب سب سے پہلا کام یہ ہے کہ روپ متی کے پارٹ کے لئے کسی کو تلاش کیا جائے۔ مجھے اس پر بالکل اصرار نہیں ہے کہ آپ ہر جگہ ہمارے ساتھ چلیں، مگر اس کے طے کرنے میں تو مدد کیجئے کہ ہم جائیں کہاں کہاں۔ میں اپنے کاموں میں لگی رہتی ہوں۔ کبھی اس کا موقعہ نہیں ملتا کہ اسکولوں اور کالجوں میں جو ڈرامے ہوتے رہتے ہیں انہیں جا کر دیکھوں۔ اور تو اور، ابھی دو برس ہوئے کملا نے اپنے کالج کے ایک ڈراما میں حصہ لیا تھا۔ دوسروں سے اس کی تعریف سُنی، خود مجھے اتنی فرصت نہ تھی کہ اسے جا کر دیکھوں۔ پارٹیوں اور جلسوں اور کمیٹیوں میں بہت سی عورتوں سے ملاقات ہوتی ہے، لیکن ایسی ملاقات میں کسی کی صلاحیتوں کا اندازہ نہیں کیا جا سکتا آپ ان عورتوں میں سے بیشتر کو جانتے ہوں گے، بلکہ ان کے حالات سے بھی اچھی طرح واقف ہوں گے۔ ان کے علاوہ بھی آپ اور لڑکیوں کو جانتے ہوں گے جنہیں ایکٹنگ کا شوق ہے اور جو روپ متی کا پارٹ کر سکتی ہوں گی۔

رگھورام : جناب، میں تو اس وقت سے جب جیوتی پرکاش صاحب ڈراما پڑھ رہے تھے سوچ رہا ہوں کہ روپ متی کا پارٹ کس کو دیا جا سکتا ہے ... اچھا لائیے۔ ذرا کاغذ پنسل تو دیجئے۔ (کملا اپنے گریبان سے قلم نکالتی ہے اور قریب کی ایک میز پر سے کاپی لاکر رگھورام کو دیتی ہے)

کملا : دیکھئے، کاپی پر میرے کلاس کی بچیوں کے نام بھی لکھے ہیں۔ ان سے بچا کر اپنی لڑکیوں کے نام لکھئے گا۔ نہیں تو آپ اپنی ہیروئن کو تلاش کرنے کے لئے میرے کلاس میں پہنچ جائیں گے۔

رگھورام : (کسی سوچ میں) اچھا تو کیا ہوگا؟

کملا : کچھ نہیں۔ بچیوں کو بڑا مزا آئے گا۔

مسز مہرا : کملا، آخر یہ ہنسی مذاق کا کیا موقع ہے؟

رگھورام : اچھا تو دیکھئے (سوچ کر) ایک ہے پنڈت دیپ چند کی لڑکی ... کیوں میاں شو چرن، کیا نام ہے اس کا؟

شو چرن : (آنکھیں مچکا کر) جی، اس کا نام اوشا ہے۔ کیوں کیلاش ناتھ صاحب میں ٹھیک کہہ رہا ہوں نا؟

کیلاش ناتھ : جی نہیں، اس کا نام کرن ہے۔ وہ خاصی ایکٹنگ کر لیتی ہے، مگر شکل اچھی نہیں ہے ... ہوں، کچھ ایسی بُری بھی نہیں ہے مگر اس میں روپ متی کا حُسن پیدا کرنے کے لئے ذرا محنت کرنا پڑے گی۔

رگھورام: اچھا۔ دوسری ہے کیلاش۔ وہ گاتی بہت اچھا ہے...

شوچرن: جی ہاں، جی ہاں۔ اس کا گانا میں نے بھی سنا ہے۔ بہت سریلی آواز ہے اور وہ ترقی پسند بھی ہے۔ اس ڈرامے میں پارٹ کرنے پر بڑی خوشی سے راضی ہو جائیگی کیوں، سروپ چند صاحب، آپ بھی تو اسے جانتے ہیں نا؟

سروپ چند: جی ہاں، میں اُسے جانتا ہوں۔ بلکہ ایک دو ڈراموں میں اسے ایکٹ کرتے بھی دیکھا ہے۔ آواز اچھی ہے۔ ترقی پسندی کی اس میں کمی نہیں۔ لیکن آپ اسے منتخب کریں تو اس کی ترکیب بھی سوچ لیجئے گا کہ گول گول آدمی کو سڈول کیسے بنایا جاتا ہے۔ میرے خیال میں اس کی چھوٹی بہن زیادہ موزوں رہے گی۔ اس کا قد اچھا ہے۔ رنگ صاف ہے شکل بھی بُری نہیں۔ معلوم نہیں آپ میں سے کسی نے اس کو دیکھا ہے یا نہیں۔

رگھورام: بھئی آپ کی جو شرطیں ہیں انہیں پورا کرنا بہت مشکل ہے... اچھا بتائیے آپ میں سے کسی نے کنورانی ستیندر سنگھ کو دیکھا ہے؟

مسز مہرا: جی ہاں، میں ایک دو مرتبہ اُن سے پرائم منسٹر کے یہاں مل چکی ہوں ... واہ واہ رگھورام صاحب، آپ نے بھی بس خوب یاد کیا۔ ایسی خوبصورت عورت ہے اور اتنے اچھے کپڑے پہنتی ہے کہ جو اس کی طرف ایک مرتبہ دیکھ لیتا ہے وہ نظر کو ہٹا نہیں پاتا۔ اور طریقے سے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ جیسے تہذیب کو عورت کے کپڑے پہنا دئے گئے ہوں ... ہاں رگھورام صاحب، کنورانی کا نام اپنی فہرست میں

سب سے اوپر لکھ لیجئے۔ وہ راضی ہو جائیں تو سمجھئے کام بن گیا۔ اور ان کا نام سینکڑوں آدمیوں کو ڈراما دیکھنے کے لئے کھینچ لائے گا۔

سروپ چند: صاحب' ان کا نام تو بے شک بہت بڑا ہے۔ ان کے حسن کی بھی میں نے بہت تعریف سُنی ہے۔ مگر انہوں نے کبھی کسی ڈراما میں ایکٹ بھی کیا ہے؟

شوچرن: (جوش کے ساتھ) انہوں نے پہلے ایکٹ نہیں کیا ہے تو کوئی حرج نہیں' ایکٹنگ کا نیا اصول یہ ہے کہ بناوٹ بالکل نہ ہو' آدمی بس جیسا ہے ویسا ہی رہے اسی طرح بولے، اسی طرح چلے پھرے۔ ہمارے لئے شاید یہ اچھا ہی ہوگا اگر کنورانی صاحبہ نے پہلے کسی ڈراما میں حصّہ نہیں لیا ہے۔ کیوں جیوتی پرکاش صاحب، میں ٹھیک کہہ رہا ہوں نا؟

سروپ چند: ارے میاں شوچرن، ذرا سوچ سمجھ کر بات کیا کرو۔ کنورانی صاحبہ بہت بڑی آدمی ہیں۔ انہیں ایکٹنگ کے نئے طریقوں کی تعلیم کون دے گا؟ تم؟

(خاموشی)

رگھورام: ہاں، ایک اور یاد آئی۔ کیشوداس، آئی اے ایس کی بیوی پورنما۔ اس کی شادی ابھی ہوئی ہے۔ اتنی تو نہیں بدلی ہوگی کہ پچھلی باتیں سب بھول جائے۔ کالج میں تھی تو بڑی تیز تھی۔ ڈبیٹس میں، ڈراموں میں خوب حصّہ لیا کرتی تھی۔ کئی انعام بھی ملے شکل اچھی ہے' آواز اچھی ہے' چال ڈھال اچھی ہے۔ پُرانے شریف خاندان کی لڑکی ہے۔ میرے خیال میں وہ آپ کی سب شرطیں پوری کرتی ہے۔

شو چرن : تو بس کیا ہے، مسز کیشو داس سے ہی کہیے۔ کنورانی صاحبہ کے پاس جانے کی اب ضرورت نہیں۔ ہم آخر رئیسوں کی خوشامد کیوں کریں جب ہمارا کام اس کے بغیر چل سکتا ہے؟ کیوں، کیلاش ناتھ صاحب، میں ٹھیک کہہ رہا ہوں نا؟

کیلاش ناتھ : جی ہاں۔ آپ بالکل ٹھیک کہہ رہے ہیں۔ مگر کنورانی صاحبہ سے ملاقات کر لینے میں کوئی حرج بھی نہیں۔

رگھورام : اچھا، تو یہ دو نام ہوئے۔ اب تیسرا...

کیلاش ناتھ : تیسرا میں پیش کرتا ہوں۔ میری ایک سٹوڈنٹ تھی۔ نرملا۔ بڑی شرمیلی تھی۔ ہمیشہ سب سے پیچھے بیٹھتی تھی۔ اور باتیں بھی بہت کم کرتی تھی مگر صورت سے معلوم ہوتا تھا کہ بڑی مہذب، گرد دی طبیعت کی لڑکی ہے۔ اس نے ایک دو ڈراموں میں ایکٹ بھی کیا۔ اور خاصی کامیاب رہی۔ اس میں ہمت کی کمی نہیں ہے۔ دوسری لڑکیوں سے معلوم ہوا کہ اس کی آواز بھی اچھی ہے۔ اب اس کی لکھ پتیوں کے ایک خاندان میں شادی ہو گئی ہے۔ شوہر کا نام شاید رام رتن ہے۔

سروپ چند : اجی آپ بھی کہاں بنیوں میں پہنچ گئے۔ ہم کو اور ہماری عورتوں کو ایکٹنگ ویکٹنگ سے کیا نسبت۔ ہم تو صرف روپیہ کمانا جانتے ہیں۔

مسز مہرا : بھئی سروپ چند صاحب، اب برہمن اور بنیے کا قصہ نہ شروع کیجیے۔ ہمیں ہیروئن کی تلاش ہے، وہ جہاں بھی مل جائے گی غنیمت سمجھیں گے.... اچھا بھئی سنیے، اب ہمارے پاس تین نام ہو گئے ہیں۔ کنورانی ستیندر سنگھ، پورنما

کیشو داس اور نرملا رام رتن۔ پہلے دیکھنا ہے کہ ان میں سے کوئی ہمارے مطلب کی ہے یا نہیں، کوئی ٹھیک نہ نکلی تو پھر دیکھا جائے گا۔ اور میں سمجھتی ہوں کہ ملاقاتوں کا سلسلہ بھی جلد شروع ہو جانا چاہیئے۔ دیکھو کملا، ذرا کنورانی صاحبہ کو فون کرو اور کہو کہ مسز مہرا آپ سے بات کرنا چاہتی ہیں۔ تم بس انہیں اطلاع کرا دو۔ بات میں خود ہی کروں گی۔ بڑی مزاج کی معلوم ہوتی ہیں۔

(کملا اس دروازے سے جو پشت پر ہے چلی جاتی ہے)

شوچرن: مسز مہرا، مجھے تو آپ کی مستعدی پر تعجب ہوتا ہے۔ جو کام اُٹھاتی ہیں بس ختم کر کے ہی چھوڑتی ہیں۔ کیوں رگھورام صاحب، میں ٹھیک کہہ رہا ہوں نا؟

رگھورام: جی ہاں، مسز مہرا کی مستعدی تو مشہور ہے۔ جو کام اور کسی کے بس کا نہ ہو وہ ان سے کرا لیجئے۔

لالہ سروپ چند: جی ہاں صاحب، ہمارے تو نہ جانے کتنے کام آپ کی وجہ سے بن گئے۔

مسز مہرا: جی بس رہنے دیجئے۔ آپ ایسی ہی تعریفیں کرتے رہتے ہیں۔

(کملا بہت اطمینان سے اندر آتی ہے)

کملا: کنورانی صاحبہ نے فرمایا ہے کہ آپ چاہیں تو اس وقت تشریف لے آئیں۔ اور اگر اس وقت مناسب نہ ہو تو کل دس بجے یا سہ پہر کو پانچ بجے۔ میں نے یہ بھی بتا دیا ہے کہ آپ کس غرض سے ملنا چاہتی ہیں۔

مسز مہرا: یہ سب گفتگو آپ نے فرمالی؟

کملا: جی، میں انہیں اچھی طرح سے جانتی ہوں۔ میرے اسکول میں آچکی ہیں، اور ایک مرتبہ مجھے چائے پر بلایا تھا۔

رگھورام: لیجئے۔ اور یہ سب آپ نے ہمیں بتایا ہی نہیں۔

کملا: اس میں بتانے کی کیا بات تھی؟

مسز مہرا: اور جب تم نے ڈراما کا ذکر کیا تو انہوں نے کیا کہا؟

کملا: انہوں نے کہا کہ آؤگی تو بات کرلیں گے۔

مسز مہرا: کچھ انہیں ناگوار تو نہیں ہوا؟

کملا: اس میں ناگواری کی کیا بات تھی؟

مسز مہرا: اچھا تو بتایئے۔ اس وقت تو جانا مشکل ہے، کل دس بجے چلیں۔

کملا: دس بجے تو میرا اسکول ہوگا۔

(مسز مہرا کچھ کہنا چاہتی ہیں مگر پھر رک جاتی ہیں)

لالاسروپ چند: خیر، کیا ہوا، دس بجے نہیں تو پانچ بجے سہ پہر کو چلیں گے۔ میرے خیال میں پانچ بجے کا وقت سب کے لئے زیادہ مناسب رہے گا۔

مسز مہرا: اچھا، تو آج کا کام تو ختم ہوگیا۔ اب کل ساڑھے چار بجے آپ سب یہاں جمع ہوجایئے۔ پھر کنورانی کے یہاں ساتھ چلیں گے۔

رگھورام: دیکھئے صاحب، میں نے پہلے کہہ دیا تھا کہ میں کہیں ساتھ نہیں جاؤں گا۔

مجھے تو معاف رکھئے۔

کیلاش ناتھ : اور مجھے بھی۔ مجھے کل چھ بجے تک کالج میں کام ہے۔

شوچرن : واہ صاحب، آپ خوب نکلے جا رہے ہیں۔ اور آپ کملا صاحبہ؟

کملا : میں سوچ رہی ہوں کہ جاؤں یا نہ جاؤں۔

مسز مہرا : تمہاری یہی شان ہے۔

(سب کھڑے ہو جاتے ہیں۔ آداب عرض، نمستے کہہ کہہ کر اور ہاتھ ملا کر رخصت ہو جاتے ہیں)

(پردہ)

دوسرا سین

(کنورانی ستیندر سنگھ کا ڈرائنگ روم۔ اس کا ایک دروازہ بائیں طرف ہے۔ یہ دکھائی نہیں دیتا۔ دوسرا پشت پر ہے۔ کمرہ آراستہ ہے مگر اس سے دولت مندی کا احساس نہیں ہوتا۔ پردہ ہٹتا ہے تو کچھ دیر کمرہ خالی رہتا ہے۔ پھر بائیں طرف سے مسز مہرا، جیوتی پرکاش، شوچرن، اور سروپ چند داخل ہوتے ہیں اور مناسب جگہوں پر بیٹھ جاتے ہیں مسز مہرا اس صوفے کے قریب جس پر غالباً کنورانی صاحبہ بیٹھنے والی ہیں، جیوتی پرکاش ان کے پاس، کنورانی صاحبہ داخل ہوتی ہیں تو سب کھڑے ہو جاتے ہیں۔ اور اس طرح سلام کرتے ہیں کہ معلوم ہوتا ہے، کنورانی صاحبہ بہت زیادہ ادب اور لحاظ کی مستحق ہیں۔ جب تک وہ خود بیٹھ نہیں جاتی ہیں سب کھڑے رہتے ہیں۔ کنورانی کے کپڑے نسبتاً سادے ہیں، مسز مہرا کے سادہ مگر قیمتی)

کنورانی: مجھے بڑی خوشی ہے کہ آپ سب تشریف لائے۔ آپ جیسے لوگوں سے ملنے کا شرف بہت کم حاصل ہوتا ہے۔

شوچرن: سبحان اللہ۔ اس انکسار کو دیکھئے...

(مسز مہرا شوچرن کو اس طرح گھورتی ہیں کہ وہ جلدی سے منہ بند کر لیتا ہے اور خیال ہوتا ہے کہ کسی نے اس کی آواز نیچے سے کاٹ دی ہے)

مسز مہرا: اصل میں قصور ہم لوگوں کا ہے کہ آپ کی طبیعت اور آپ کے اخلاق کو جانتے ہوئے ہم اپنے کاموں کے لئے آپ سے مدد نہیں مانگتے۔

کنورانی (مسکرا کر) خیر، میری کیا حیثیت ہے کہ آپ لوگوں کے لئے کچھ کروں... مگر سیوا کا کوئی موقع ہو تو حاضر ہوں۔

مسز مہرا: کنورانی صاحبہ، اصل بات یہ ہے کہ ہم سب محسوس کرتے ہیں کہ ہماری زندگی بالکل خالی ہوتی جا رہی ہے۔ زندگی میں SUBSTANCE پیدا ہوتا ہے VALUES سے۔ اور ہمارے VALUES سب غائب ہوتے جا رہے ہیں۔ پالیٹکس اور پبلک لائف کی جو حالت ہے وہ میں آپ کو کیا بتاؤں، آپ خود مجھ سے بہت بہتر جانتی ہیں۔ آرٹ کی صورت ریڈیو اور فلم نے ایسی بگاڑ دی ہے کہ اب شاید ہی کبھی درست ہو سکے۔ خاندانی زندگی کو ہماری تعلیم نے برباد کر دیا ہے۔ ہم چاہیں تو زمانے کی رَو میں جیسے بہتے ہیں ویسے ہی بہتے رہیں، گرداب سے بچنے اور کسی کنارے تک پہنچنے یا کسی ٹھکانے لگنے کا خیال چھوڑ دیں۔ اگر ہم ایسا نہیں کرنا چاہتے اور تباہی

سے بچنا چاہتے ہیں تو پھر صرف یہ ہو سکتا ہے کہ ہم PERSONALITY کے CONCEPTION کو اپنے دماغوں میں صاف کریں۔ اور ایسی PERSONALITIES کے نمونے تیار کریں جو اُن VALUES کو EMBODY کرتے ہوں جنہیں ہم اپنی سماج میں پیدا کرنا چاہتے ہیں۔ ہمارے اسکول اور کالج ایسے نمونے تیار نہیں کر سکتے اس لئے کہ وہ خود نمونوں کے محتاج ہوتے ہیں۔ انہیں تو ایسی CULTURAL GOODS ایسی تہذیبی دولت چاہیئے جسے وہ نوجوانوں کے سامنے پیش کریں۔ میری اپنی زندگی ایسے VALUES تلاش کرنے میں گذری ہے۔ میں نے ان کی خاطر بہت دکھ اُٹھایا ہے۔ مجھ میں اتنی قابلیت ہوتی کہ PERSONALITY یا VALUES کے نمونے زبان یا رنگوں یا سُروں کے ذریعے تیار کروں تو ضرور کرتی۔ میں تو صرف یہ کر سکتی ہوں کہ اگر کوئی ہم خیال مل جائے جس میں سچی تہذیب کے نمونے پیش کرنے کی صلاحیت ہو تو اس کے ساتھ لگ جاؤں اور اس کی ہمت بڑھاتی رہوں۔

جیوتی پرکاش صاحب ایک نوجوان ادیب ہیں۔ ممکن ہے آپ نے ان کا کوئی مضمون دیکھا ہو یا کتاب پڑھی ہو۔ تہذیب کے مسئلوں میں ان کا ATTITUDE وہی ہے جو کہ میں نے ابھی آپ کے سامنے بیان کیا ہے۔ انہوں نے تین چار مہینے ہوئے مجھ سے کہا کہ ایک ڈراما لکھنا چاہتے ہیں۔ اور اس کے پلاٹ کا خاکہ بیان کیا۔ میں نے دیکھا کہ وہ تہذیب کا ایک ایسا نمونہ بنانا چاہتے ہیں جس کی مثالیں اب بہت کم نظر آتی ہیں، اس لئے میں ان کے پیچھے پڑ گئی۔ اور آخر کار ان سے ڈراما لکھوا ہی لیا۔

کل ہم سب نے اس کو سُنا اور بہت ہی پسند کیا ۔ڈراما کی ہیروئن ایک عورت روپ متی ہے اور میں آپ کو کیا بتاؤں کہ اس کی PERSONALITY کتنی حسین ہے ۔ ہماری سب کی خواہش یہ ہے کہ ڈراما دکھانے کا جلد سے جلد انتظام کریں، اور اگر ہمیں روپ متی کا پارٹ کرنے کے لئے کوئی مل جائے تو باقی کام سب آسانی سے ہو جائے گا ۔ لیکن روپ متی کا حق ادا کرنا بہت مشکل ہے ۔ کل ہم سوچ رہے تھے کہ ہمارے شہر میں کون ہیں جن سے درخواست کی جا سکتی ہے کہ اس معاملے میں ہماری مدد کریں ۔ اب آپ کے منہ پر آپ کی تعریف کیا کروں لیکن سب سے پہلے آپ ہی کا خیال آیا ۔

(کنورانی مسکرا کر سگریٹ جلاتی ہیں اور کچھ دیر خاموش رہتی ہیں)

کنورانی : یہاں کالجوں میں آئے دن ڈرامے ہوتے رہتے ہیں ۔ ایک دو میں نے بھی دیکھے ہیں ۔ اور بعض لڑکیوں کے بارے میں مجھے خیال ہوا کہ انہیں مشق کرائی جائے تو وہ خاصی اچھی ایکٹنگ کر سکیں گی ۔

شو چرن : کنورانی صاحبہ، آپ معاف فرمائیں تو ایک بات عرض کروں ۔ کالج کے ڈراموں میں جو لڑکیاں حصہ لیتی ہیں ان میں بے شک بعض بہت ہونہار ہوتی ہیں ۔ مگر ان کی طبیعت میں وہ پختگی اور مضبوطی نہیں ہوتی جو روپ متی کا پارٹ کرنے کے لئے ضروری ہے ۔ کیوں، مسز مہرا، میں ٹھیک کہہ رہا ہوں نا؟

(مسز مہرا شو چرن کو گھورتی ہیں اور کوئی جواب نہیں دیتی ہیں)

کنورانی: (مسکرا کر) جی نہیں آپ بالکل غلط بات کہہ رہے ہیں۔ جب کسی عورت کی طبیعت میں پختگی اور وہ چیز جسے آپ مضبوطی کہتے ہیں آ جائے تو اس کے لئے ایکٹنگ کرنا مشکل ہو جاتا ہے۔ میں جانتی ہوں کہ میری طبیعت اتنی پختہ ہو گئی ہے کہ معمول کے خلاف کوئی بات نہیں کر سکتی۔

(کنور ستیندر سنگھ اندر آتے ہیں۔ سب اٹھ کر انہیں سلام کرتے ہیں کنور صاحب سلام کا جواب دے کر کنورانی صاحبہ کے پاس ذرا پیچھے کی طرف بیٹھ جاتے ہیں)

کنورانی: لیجئے، اب کنور صاحب آ گئے۔ ان سے میرا حال پوچھ لیجئے۔

کنور ستیندر سنگھ: کس کا حال جی، آپ کا؟ (ہنس کر) آپ رات کو سات آٹھ گھنٹے گہری نیند سو کر صبح آٹھ نو بجے اٹھتی ہیں۔ کہتی ہیں رات بھر نیند نہیں آئی سارے بدن میں درد ہے۔ پھر آپ کانکھتے کانکھتے اٹھتی ہیں، منہ ہاتھ دھوتی ہیں، ایک ایک بال کو سنوارتی ہیں، یہ سوچتی ہیں کہ کہاں جانا ہے، کس سے ملنا ہے، کیسے کپڑے پہنے جائیں، سرخی پاوڈر کی کیا کیفیت رکھی جائے۔ پھر جب میں بھوک سے بے تاب ہو کر چلانے لگتا ہوں تو ناشتہ لگتا ہے۔ اور میں آدھا ناشتہ ختم کر چکتا ہوں تو آپ "کیا کہتے ہیں جی" "ہاں ہاں" خراماں خراماں تشریف لاتی ہیں، شکایت کرتی ہیں کہ ناشتہ ٹھنڈا ہو گیا ہے۔ میں نے کچھ کہا تھا، باورچی نے کچھ اور پکا کر رکھ دیا۔ مگر جب آپ ناشتہ کر چکتی ہیں تو میز پر

کوئی کھانے کی چیز رہ نہیں جاتی۔ میں نے یہ کبھی دریافت کرنے کی ہمت نہیں کی، کہ کنورانی صاحبہ ناشتے اور کھانے کے درمیان کیا کرتی ہیں، مگر آپ مصروف بہت رہتی ہیں، اور تھکن کو دور کرنے کے لئے دن کے کھانے کے بعد کم از کم دو گھنٹے ضرور سوتی ہیں۔ اس کے بعد سوال ہوتا ہے کہ شام کی پارٹی کے لئے اس رنگ کی ساری پہنی جائے تو رات کے کھانے کو کس رنگ کی پہنی جائے۔ اس سوال کا جواب سوچنے میں کبھی کبھی اتنی دیر لگ جاتی ہے کہ آپ شام کی پارٹی میں رات کے کھانے کے وقت پہنچتی ہیں۔ اگر میں حماقت میں جلدی کرانا چاہتا ہوں تو فوراً مجھ پر الزام لگتا ہے کہ تمھیں نے دیر کرائی۔ بہرحال میں تو نیازمند ہوں، اور اس کا لاکھ لاکھ شکر ادا کرتا ہوں کہ مجھے روٹی کپڑا مل جاتا ہے۔

(نوکر چائے اور اس کے ساتھ کھانے کا سامان لاتے ہیں اور کنورانی صاحبہ کے سامنے سجاتے ہیں)

کنورانی: لیجئے، آپ نے میرا حال سن لیا اب بتایئے کہ میں کس کام کی ہوں۔

کنور: جی، میں نے یہ ہرگز نہیں کہا تھا کہ آپ کام کی نہیں ہیں۔ آپ کام بہت کرتی ہیں۔ اس معاملے میں تو شاید ہی کوئی آپ کا مقابلہ کر سکے۔

کنورانی: یعنی آپ سمجھتے ہیں کہ میں ڈراما بھی کر سکتی ہوں؟

کنور: جس ڈراما کو دکھانا نہ ہو اس میں آپ سے بہتر ایکٹنگ کوئی نہیں کر سکتا۔

(اب چائے کا سامان آراستہ ہو گیا ہے۔ کنورانی صاحبہ مہمانوں کے

لئے چائے بناتی ہیں۔ اور سب چائے پینے میں مصروف ہو جاتے ہیں۔
کھانے پینے کے متعلق رسمی باتیں۔ کملا اندر آتی ہے۔ کنورانی اور کنور
کو سلام کر کے دروازے کے پاس بیٹھ جاتی ہے)

کنورانی : یہ لو، دیر سے آئی ہو اور اب بیٹھی ہو تو کوسوں دور۔ آخر تم کہاں تھیں اب تک ؟

کملا : جی، آپ کی گاڑی دیر سے پہنچی۔

کنورانی : لو۔ آتے ہی شرارت کی باتیں شروع کر دیں۔ میری گاڑی وقت سے پہنچ گئی تھی۔ اور وقت سے پہنچی ہو گی۔ دیر تم نے لگائی ہے۔۔۔ اچھا قریب تو آؤ۔ اتنی دور کیوں بیٹھی ہو ؟

کملا : مجھے یہیں رہنے دیجئے۔ میرا کرتا پھٹا ہے۔

کنورانی : دیکھوں کہاں پھٹا ہے۔

کملا : (سر ہلا کر) جی نہیں، ابھی تو مجھے ایک ہی جگہ پھٹا معلوم ہوتا ہے۔ آپ دیکھ لیں گی تو اور بہت سی جگہوں پر پھٹا معلوم ہونے لگے گا۔

کنورانی : (پیالی میں چائے انڈیلتے ہوئے) اچھا بھائی، جہاں جی چاہے بیٹھو۔ لیجئے کنور صاحب، اسے چائے دے دیجئے۔ یہ خود تو کبھی کسی چیز کے لئے ہاتھ بڑھاتی نہیں ہے۔

(کنور صاحب پیالی لے کر کملا کی طرف جاتے ہیں۔ اور اسے پیالی دے کر

اسی کے پاس بیٹھ جاتے ہیں)

کنورانی : اچھا یہ تو بتاؤ کملا، تم نے ڈراما سنا ہے، کیا تمہارے خیال میں میں اس میں پارٹ کر سکتی ہوں۔

کملا : ایک ڈرامہ میں پارٹ کرنا کون سی بات ہے۔ آپ تو ہر وقت ایکٹنگ کرتی رہتی ہیں۔

(کنور صاحب بہت زور سے ہنستے ہیں اور جوش میں ہاتھ اُٹھا کر کملا کی پیٹھ پر تھپکی دینا چاہتے ہیں۔ مگر پھر کچھ سوچ کر رہ جاتے ہیں)

مسز مہرا : بھئی کملا۔ یہ ٹھیک نہیں ہے۔ ہم کنورانی صاحبہ کے پاس ایک درخواست لے کر آئے تھے۔ تم نے ہماری بات کو مذاق بنا دیا۔

کنورانی : (مسز مہرا کو غور سے دیکھ کر) جی ہاں، کملا نے مذاق تو کیا، مگر اس کے کہنے کا اصل مطلب یہ ہے کہ جو ایسا سیدھا ہو کہ زندگی میں کسی موقعہ پر اپنی اصلیت کو چھپا نہ سکے اسے ایکٹنگ کا حوصلہ نہ کرنا چاہیے۔

شو چرن : مگر کملا صاحبہ نے آپ کے بارے میں یہ رائے کیسے قائم کی، مجھے تو یقین ہو گیا ہے کہ آپ سے بہتر روپ متی کا پارٹ کوئی نہ کر سکے گا۔ کیوں جیوتی پرکاش صاحب، میں ٹھیک کہہ رہا ہوں نا؟

(جیوتی پرکاش کوئی جواب نہیں دیتا، سر جھکا لیتا ہے۔ مسز مہرا کے چہرے پر ناگواری کے آثار نظر آتے ہیں)

مسز مہرا : کیا بتاؤں کنورانی صاحبہ، میری بات تو بگڑتی جاتی ہے میں آپ سے درخواست کرنا چاہتی تھی کہ کسی فرصت کے وقت ہمیں اجازت دیجئے کہ آپ کو ڈراما سُنائیں، ڈراما کے بارے میں اپنی رائے دیجئے، اور اگر ہمارا یہ خیال کہ روپ متی کا پارٹ آپ ہی ادا کر سکتی ہیں آپ کو صحیح معلوم ہو تو پھر ہماری درخواست کو قبول فرمائیے۔ آپ نے روپ متی کا پارٹ کیا تو ڈراما کی خوبیاں چمک اُٹھیں گی، اور لوگ یہ سنیں گے کہ آپ اس میں حصہ لے رہی ہیں تو وہ ڈراما کے اصل SUBJECT کی طرف بھی بہت متوجہ ہو جائیں گے۔

کنورانی : مسز مہرا، کنور صاحب نے اور رکملا نے مجھے مفت میں بدنام کر دیا ہے۔ مگر میں آپ کو یقین دلانا چاہتی ہوں کہ ڈراما کے بارے میں جو کچھ آپ نے بیان کیا ہے اس کی وجہ سے مجھے اس ڈراما سے بہت دلچسپی ہو گئی ہے میں نے ایکٹنگ کبھی کی نہیں ہے اس لئے مناسب یہ ہوگا کہ آپ روپ متی کے پارٹ کے لئے کسی اور سے کہیں لیکن میں ڈراما سننا ضرور چاہتی ہوں' اور ڈراما دکھانے کے انتظام میں میں آپ کی ہر طرح سے مدد کروں گی ... کنور صاحب' ذرا میری ڈائری تو لے آیئے۔

کنور : جی آپ اپنی ڈائری کل جگدیش صاحب کے یہاں بھول آئی تھیں۔

کنورانی : (زور سے) جناب وہ میری چھوٹی ڈائری تھی جو میں ہینڈ بیگ میں رکھتی ہوں۔ آپ سے میں وہ بڑی ڈائری مانگ رہی ہوں جو گھر پر رہتی ہے۔

کملا : (کنور صاحب سے) اس کو کہہ دیجیے کہ مرمت کے لئے گئی ہے۔

کنورانی : توبہ، تم دونوں مل جاتے ہو تو اور بھی مصیبت کر دیتے ہو۔

(کنورانی اُٹھ کر اس دروازے سے جو اسٹیج کی پشت پر ہے، جاتی ہیں)

مسز مہرا : کملا، آج تو تم بہت زوروں پر ہو۔

کنور : مسز مہرا، اسے آپ قابو میں رکھنا چاہتی ہوں تو کھانا پکانے میں لگائے رکھئے۔

(کنورانی اندر آتی ہیں۔ سب کھڑے ہو جاتے ہیں)

کنورانی : مسز مہرا، اگر آپ کو فرصت ہو تو کل گیارہ ساڑھے گیارہ بجے تشریف لے آیئے پہلے ڈراما سنیں گے اور اس کے بعد ساتھ کھانا کھائیں گے۔ اس میں ایک فائدہ یہ ہے کہ کملا اسکول میں ہوگی اور آپ کے ساتھ نہ آسکے گی۔ کنور صاحب آپ کل اس وقت کیا کر رہے ہوں گے؟

کملا : جی یہ مجھے ابھی بتا رہے تھے کہ کل جانوروں کی نمائش میں ہوں گے۔

کنور : جی ہاں، ارادہ تو یہی تھا۔ مگر آپ لوگ سب تشریف لا رہے ہوں تو میں نہیں جاؤں گا۔

کملا : اس سے آپ کو کچھ فائدہ تو ہوگا نہیں۔

کنور : کیا مطلب ہے، میں جانور ہی رہوں گا؟

کنورانی : ارے کبھی تو ہنسی مذاق ختم کرو۔ اچھا تو یہ طے ہوگیا کہ کل آپ تشریف

لائیں گے۔ کنور صاحب بھی موجود ہوں گے۔ اب آیئے اور باتیں کریں۔

مسز مہرا: کنورانی صاحبہ، ہم نے آپ کا بہت وقت لیا۔ اب ہمیں اجازت دیجیے۔ اور اگر کوئی ایسی بات کہہ دی گئی ہو، جو آپ کو ناگوار ہوئی ہو تو ہمیں معاف فرمایئے گا۔

کنورانی: (بہت خلوص سے ہاتھ پکڑ کر) مسز مہرا، آپ کیسی باتیں کرتی ہیں، مجھے تو بڑی خوشی ہوئی کہ آپ تشریف لائیں، اور امید ہے کہ اب آپ اکثر تشریف لایا کریں گی۔ اچھا ہوتا اگر آپ کچھ دیر اور ٹھہر سکتیں۔ ذرا اِدھر اُدھر کی باتیں کرتے۔ مگر آپ کو جانا ہے تو مجبوری ہے۔

(سب رخصت ہوتے ہیں۔ آخر میں کملا جانا چاہتی ہے)

کنورانی: ارے کملا، تم کیوں جا رہی ہو، میں تمہیں بعد میں گاڑی پر بھجوا دوں گی۔

کملا: جی نہیں، میری خالہ کی گاڑی آپ کی گاڑی سے زیادہ اچھی ہے۔

(کملا سلام کر کے جلدی سے چلی جاتی ہے۔ کنور اور کنورانی اکیلے رہ جاتے ہیں)

(پردہ)

تیسرا سین

(کیشوداس کا ڈرائنگ روم ۔ صبح نو بجے کا وقت ہے ۔ اور کیشوداس
اور پورنما بیٹھے ناشتہ کر رہے ہیں)

کیشوداس : پورنما ، تم نے آخر ان ہیروئن تلاش کرنے والوں کو ناشتے کے وقت کیوں بلایا ؟

پورنما : اور کس وقت بلاتی ؟ آپ صبح ناشتہ کر کے چلے جاتے ہیں اور پھر کچھ ٹھیک نہیں ہوتا کہ کب واپس آئیں گے ۔

کیشوداس : ان سے ملنے کے لئے میری کیا ضرورت ہے ۔ میں نے تم کو اپنی رائے بتا دی ہے ، اور میری خواہش بھی تمہیں معلوم ہے ۔

پورنما : جی ہاں ۔ آپ کی رائے اور آپ کی خواہش تو مجھے معلوم ہے ۔ مگر میں اکیلی اس بات کو سمجھا نہیں سکتی ۔ آپ کا موجود ہونا بھی ضروری ہے ۔ نہیں تو میں ذمہ دار نہیں ہوں ، اگر لوگ مجھ سے کوئی بات منوالیں ، جو آپ کی رائے اور خواہش کے

خلاف ہو۔

کیشوداس : ارے پورنما، تم ایک سرکاری افسر کی بیوی ہو، تمہیں معلوم ہے کہ شہر میں میری کیا حیثیت ہے۔ تم کو اس طرح دب نہ جانا چاہئے۔ اور تم یہ بھی جانتی ہو کہ اگر تم میری رائے پر نہ چلیں تو اس کا میرے CAREER پر کیا اثر ہو سکتا ہے۔

پورنما : مجھے ابھی اپنے اوپر بالکل بھروسہ نہیں ہے۔ اسی لئے میں چاہتی ہوں کہ جب تک ڈراما والے چلے نہ جائیں آپ بھی گھر پر رہئے۔

(نوکر کارڈ لے کر آتا ہے اور پورنما کو دیتا ہے)

پورنما : لیجئے وہ لوگ آگئے۔ کہئے تو سب کو یہیں بُلالوں۔

کیشوداس : بُلالو۔

(پورنما نوکر کی طرف دیکھتی ہے وہ باہر چلا جاتا ہے)

پورنما : دیکھئے، آپ جائیے گا نہیں۔

(کیشوداس کوئی جواب نہیں دیتا۔ تھوڑی دیر میں مسز مہرا، جیوتی پرکاش، کیلاش ناتھ اور شوچرن اندر آتے ہیں۔ ان کے بعد کملا اس طرح اندر آتی ہے کہ گویا وہ پارٹی میں شامل نہیں۔ انہیں دیکھ کر کیشوداس اور پورنما بھی کھڑے ہو جاتے ہیں۔)

پورنما : (سب کو سلام کرنے کے بعد) تشریف لائیے، تشریف لائیے۔ ناشتہ

حاضر ہے۔

مسز مہرا: بہت بہت شکریہ، ہم ناشتہ کر کے آئے ہیں۔

پورنما: اچھا۔ کم از کم ایک پیالی چائے تو پی لیجئے۔

(مسز مہرا، کیلاش ناتھ، جیوتی پرکاش اور شوچرن میز پر بیٹھ جاتے ہیں۔ کملا کھڑی رہ جاتی ہے)

پورنما کملا کو دیکھتی ہے اور دوڑ کر اس کی طرف جاتی ہے اور اس سے لپٹ جاتی ہے)

پورنما: ارے کملا، تم بھی آئی ہو۔ برسوں سے تمہاری صورت نہیں دیکھی۔ اور آئی تھیں تو مجھے بتایا بھی نہیں۔ وہی تمہاری پرانی عادت، سب سے پیچھے رہتی ہو۔ دل کی بات دل میں رکھتی ہو۔ کبھی کسی کی طرف بڑھتی نہیں (کملا کو اپنی کرسی کی طرف لے جاتے ہوئے) اچھا بتاؤ تو کیا حال ہے؟

کملا: میرا حال بہت اچھا ہے۔

پورنما: یہ تو تم ہمیشہ کہتی ہو۔ سمجھتی ہو کہ جس کو تمہارا خیال ہو گا وہ خود ہی تمہارا حال معلوم کر لے گا۔ میں مہینوں سے چاہتی تھی کہ تم سے ملنے کا کوئی موقعہ نکالوں، مگر میں جو کچھ کرنا چاہتی ہوں وہ کر ہی نہیں پاتی۔ سنا تھا کہ تم کسی اسکول میں پڑھاتی ہو۔

کملا: پڑھاتی کیا ہوں، پڑھانے کی کوشش کرتی ہوں۔ ابھی تک سمجھ میں نہیں

آیا ہے کہ میں اس کام کے لئے موزوں بھی ہوں یا نہیں۔

(اس دوران میں دونوں پاس پاس بیٹھ گئی ہیں۔ یہ دیکھ کر کہ کملا اور پورنما کی پرانی ملاقات ہے۔ مسز مہرا کے چہرے سے ناگواری ظاہر ہوتی ہے، کیلاش ناتھ، جیوتی پرکاش اور شوچرن کے چہروں پر خوشی اور امید کی کیفیت نظر آتی ہے)

پورنما: اچھا بھائی اب ملاقات ہوگئی ہے اب تو آیا کروگی۔

(کملا مسکراتی ہے اور کوئی جواب نہیں دیتی۔ نوکر پیالیاں لے آتا ہے۔ اور پورنما چائدان اٹھاتی ہے کہ پیالیوں میں چائے انڈیلے)

مسز مہرا: دیکھئے مسز کیشوداس۔ ہم سب ابھی چائے پی کر آئے ہیں، آپ تکلیف نہ کیجئے۔

کیلاش ناتھ: مسز کیشوداس، آپ کو اپنی سہیلی تو یاد رہیں۔ مگر اپنے ایک استاد کو آپ بھول گئیں۔

پورنما: (کیلاش ناتھ کی طرف ذرا غور سے دیکھ کر اور ادب سے سلام کر کے) کیلاش ناتھ صاحب، میں بہت معافی چاہتی ہوں۔ اصل میں میں صبح سے بہت گھبرائی ہوئی ہوں اور اس وقت کملا کو دیکھا...

کملا: یہ غلط بات ہے ہیروئن کو گھبرانا نہیں چاہئے۔

پورنما: (لمبی سانس لے کر) دیکھو کملا، پانچ منٹ بھی نہیں بیٹھیں یہاں اور شرارت

کی باتیں شروع کر دیں۔ بھلا میں کبھی اس قابل تھی کہ ہیروئن بن سکوں؟

کیشوداس : (کھڑے ہو کر) اچھا بھئی اب ہنسی مذاق کی باتیں ختم کرو۔ معاملے کی بات کرو۔ مجھے دفتر جانا ہے اور آپ لوگوں کو بھی اور کام ہوں گے۔

کملا : آپ اطمینان سے دفتر تشریف لے جایئے۔ ہم کو گھر سے پورنما بھی نکال سکتی ہے۔

(کیشوداس یہ جواب سن کر ذرا رُک سا جاتا ہے۔ اور پھر کرسی پر بیٹھ جاتا ہے)

کیشوداس : معاف کیجئے گا۔ میرے کہنے کا ہرگز یہ مطلب نہیں تھا کہ آپ جلدی سے چلے جائیں۔ پورنما نے مجھ سے کہا تھا کہ اس بات کو طے کر کے دفتر جانا کہ میں آپ کے ڈراما میں حصّہ لوں یا نہ لوں۔ اور مجھے اب دفتر جانا ہے اس لئے میں چاہتا تھا کہ معاملہ جلدی طے ہو جائے۔ اس کے بعد اس گھر کو آپ اپنا گھر سمجھئے۔ اور جتنی دیر جی چاہے بیٹھئے۔

کملا : جی آپ دفتر تشریف لے جایئے۔ ہم پورنما سے اپنا معاملہ طے کر لیں گے۔

(کیشوداس پورنما کی طرف دیکھتا ہے وہ آنکھ سے اشارہ کرتی ہے کہ ابھی بیٹھے رہئے، جایئے نہیں)

مسز نہرا : کیشوداس صاحب، میں بھی یہ سمجھتی ہوں کہ آپ دفتر تشریف لے جائیں۔ ہم مسز کیشوداس سے اپنے معاملے کے متعلق کچھ سن لیں گے مجھے معلوم ہے

کہ جب وہ کالج میں تھیں تو اکثر ڈراموں میں حصّہ لیا کرتی تھیں۔ اور یہ ڈراما کچھ ایسا مشکل نہیں ہے کہ وہ اس میں حصہ لیتے ہوئے گھبرائیں۔ اصل میں ہم کو ایک ایسی ہیروئن کی ضرورت ہے جس کے چہرے اور انداز سے شرافت اور تہذیب ظاہر ہوتی ہو۔ اور جس کی صورت شکل اور آواز بھی اچھی ہو۔ جو ان شرطوں کو پورا کر سکے۔ اس کے لئے ہیروئن کا پارٹ کرنا کچھ بہت مشکل نہ ہوگا۔

شو چرن : کیلاش ناتھ صاحب، آپ تو مسز کیشوداس کو مختلف ڈراموں میں ایکٹ کرتے دیکھ چکے ہوں گے۔ مجھے یقین ہے کہ آپ روپ متی کے پارٹ کے لئے بہت ہی موزوں ہوں گی۔ کیوں، جیوتی پرکاش صاحب، میں ٹھیک کہہ رہا ہوں نا؟

کیشوداس : جی ہاں، آپ بے شک ٹھیک کہہ رہے ہیں۔ مجھے بھی معلوم ہے کہ پورنما ڈراموں میں حصّہ لیا کرتی تھیں اور ان کی ایکٹنگ بہت پسند کی جاتی تھی۔ مجھے اس پر بالکل کوئی اعتراض نہیں کہ کالجوں میں ڈرامے کئے جائیں اور لڑکیاں ان میں حصّہ لیں۔ میں یہ بھی جانتا ہوں کہ ہندوستان میں ایکٹنگ کے فن کو ترقی دینے کی بہت ضرورت ہے۔ یہ صرف اسی طرح ہو سکتا ہے کہ اچھے تعلیم یافتہ لوگ ڈراما لکھنے اور انہیں ایکٹ کرانے میں دلچسپی لیں۔ میں صرف یہ چاہتا تھا کہ آپ کے سامنے اپنی کچھ مجبوریاں بیان کردوں۔

کملا : اچھا آپ یہ سمجھتے ہیں کہ ہم پورنما سے آپ کے دفتر میں ایکٹنگ کرائیں گے۔

کیشوداس : جی نہیں . میں یہ نہیں سمجھتا ہوں .لیکن اگر آپ مجھے اجازت دیں تو میں آپ کو یہ بتا دوں کہ میں سمجھتا کیا ہوں -

کملا : یہ تو آپ دفتر میں دن بھر کرتے ہوں گے -یہاں پورنما کو بات کرنے کا موقعہ دے دیجیۓ -تو کیا ہرج ہے -

کیشوداس : (عاجز آ کر) اونہہ آپ سے نبٹنا بڑا مشکل ہے -میں دفتر جاتا ہوں - مگر میں یہ آپ سے صاف صاف کہہ دینا چاہتا ہوں کہ پورنما آپ کے ڈراما میں حصہ نہیں لے سکتی -

(چلا جاتا ہے - اس کے جانے کے بعد کچھ دیر خاموشی رہتی ہے)

مسز مہرا : (غصہ میں) کملا، مجھے یہ نہیں معلوم تھا کہ تم اس طرح کا فساد بھی کرتی ہو - کنور رانی صاحبہ کے یہاں تم نے ہنسی مذاق شروع کر دیا اور مجھے ٹھیک سے بات نہیں کرنے دی -یہاں تم نے کیشوداس صاحب کو خفا کر دیا مجھے یہ معلوم ہوتا تو تمہیں ہرگز ساتھ نہ لاتی -

پورنما : مسز مہرا ، آپ خفا نہ ہوں -اس میں کملا کا کوئی قصور نہیں ہے - آپ کا جب ٹیلیفون آیا تو میں نے صاحب سے ان کی رائے پوچھی کہ میں ڈرامہ میں حصہ لوں یا نہ لوں -انہوں نے کہا کہ میں مجسٹریٹ ہوں اور یہ بالکل مناسب نہ ہوگا کہ تم ایک ڈرامہ میں حصہ لو - ڈراما دیکھنے کے لئے ہر طرح کے لوگ آتے ہیں . سرکاری ملازموں کو اپنی عزت کا بہت خیال رکھنا ہوتا ہے

میں نے آپ لوگوں کو ناشتے کے وقت اسی لئے بُلایا تھا کہ آپ صاحب سے ملیں اور وہ خود اپنی رائے آپ کو بتا دیں۔

شوچرن: میری سمجھ میں نہیں آتا کہ کسی مجسٹریٹ کی بیوی ایسے ڈرامہ میں حصّہ لے تو اس سے مجسٹریٹ کی عزت میں کیا فرق آسکتا ہے۔ بلکہ میں تو یہ سمجھتا ہوں کہ جو عورت روپ متی کا پارٹ کرے اس کی عزت اور بڑھ جائے گی۔ کیوں، کیلاش ناتھ صاحب، میں ٹھیک کہہ رہا ہوں نا؟

مسز مہرا: بھائی شوچرن، تم تو کسی طرح مانتے ہی نہیں ہو۔ ہر موقع پر جو بات نہ کہنا چاہیئے۔ وہی کہہ بیٹھتے ہو۔ تم تو میرے لئے ایک عذاب ہو گئے۔ اچھا کیلاش ناتھ صاحب، اب بتلایئے کیا کریں؟ کنورانی صاحبہ اور مسز کیشوداس دونوں اس پارٹ کے لئے بہت موزوں ہیں۔ اور دونوں نے اسے کرنے سے انکار کر دیا ہے۔ اب ہماری فہرست میں صرف رام رتن کی بیوی نرملا رہ گئی ہے۔

پورنما: (کملا کے کان میں کچھ کہنے کے بعد) مسز مہرا، مجھے اور کملا کو دو منٹ کے لئے اجازت دیجیئے۔ ہم ابھی آتے ہیں۔

(پورنما کملا کی بانہہ پکڑ کر اسے اُٹھاتی ہے اور باہر لے جاتی ہے)

مسز مہرا: ان دو عورتوں سے ملنے کے بعد مجھے اندازہ ہوا ہے کہ روپ متی کا پارٹ صرف ایسی عورت کر سکتی ہے۔ جس کے لئے زندگی کا مطلب صرف کھانا

پینا اور خوش رہنا نہ ہو۔ جیوتی پرکاش صاحب نے اپنی ہیروئن میں ایسی صفتیں رکھی ہیں، جو بے فکر عورتوں میں پیدا ہی نہیں ہو سکتیں۔

شوچرن: جی ہاں مسز مہرا، آپ بالکل بجا فرماتی ہیں۔ اب ہمیں اپنی ہیروئن ایسے طبقوں میں تلاش کرنا چاہیئے۔ جو دولت مند نہ ہوں۔ کیوں ...

مسز مہرا: (غصہ میں) شوچرن، خدا کے لئے چپ رہو۔

جیوتی پرکاش: دیکھئے میں پہلے ہی کہہ رہا تھا کہ ایسی PERSONALITIES ایسی شخصیتوں کے خاکے بنانا جو موجود نہ ہوں۔ بالکل بیکار ہے۔ اس لئے کہ پھر ان خاکوں کو بھرنا ناممکن ہو جاتا ہے۔

مسز مہرا: بھئی جیوتی پرکاش صاحب میں کیا کروں، ایسے معاملوں میں آدمی جو رائے دیتا ہے وہ کچھ اپنے خیالات اور کچھ اپنے تجربے کی بنا پر دیتا ہے مجھے تو اب بھی یہ معلوم ہوتا ہے کہ روپ متی ہم میں موجود ہے۔ مگر ہم تلاش نہیں کر پاتے۔

(خاموشی)

کیلاش ناتھ: میرے خیال میں ہم کو مسز رام رتن سے اور مل لینا چاہیئے۔ اور پھر اس کے بعد بیٹھ کر سوچنا چاہیئے کہ کیا کریں۔

جیوتی پرکاش: ہاں، چلئے۔ ایک کوشش اور کر لیں۔

(سب اُٹھتے ہیں اور آہستہ آہستہ باہر چلے جاتے ہیں)

(پردہ)

چوتھا سین

(رام رتن کے مکان میں بیٹھنے کا کمرہ۔ کئی وضع کی بہت سی کرسیاں ہیں جن میں سے کوئی بھی آرام دہ نہیں۔ بیچ میں ایک پرانی خستہ حال گول میز ہے۔ تماشائیوں کے سامنے کی دیوار پر ایک بہت بڑی جنتری لٹکی ہے۔ جس پر ناچتی ہوئی فلم ایکٹریس کی تصویر ہے۔ اس کے نیچے ایک ذرا اونچی میز پر کسی دیوتا کی مورتی ہے ـــ کرسیوں پر مسز مہرا، جیوتی پرکاش، سروپ چند اور شو چرن بیٹھے ہیں۔ کملا حسب معمول سب سے الگ کرسی پر بیٹھی ہے۔ انداز سے معلوم ہوتا ہے کہ سب دیر سے انتظار کر رہے ہیں)

مسز مہرا: دیکھیں آج ہماری کملا کا کیا رنگ رہتا ہے... معلوم نہیں کتنی دیر انتظار کرنا پڑے گا۔

سروپ چند: مسز مہرا، آپ ایسے گھروں میں کبھی آئی نہیں ہیں۔ یہ ڈرائنگ روم

تو سمجھئے پچھواڑہ ہے جہاں لوگ بٹھا دئے جاتے ہیں، جب تک کہ گھر والے یہ نہ طے کرلیں کہ ان کا استقبال کون کرے اور کیسے کرے، لالہ جی اشنان کر رہے ہوں گے تو اشنان کر کے اطمینان سے کپڑے بدل کر اور گھر والوں سے ایک دو مذاق کی باتیں چلا چلا کر کریں گے اور تب منزلیں کرتے ہوئے آئینگے گھر کی عورتیں اپنے اپنے کاموں میں لگی ہوں گی اور ایک دوسرے سے کہہ رہی ہوں گی کہ لو، نہ جانے کون سے لوگ آ گئے۔ اور کس مطلب سے آئے ہیں۔ ممکن ہے کوئی لڑکی چپکے سے آئی ہو اور جھانک کر ہمیں دیکھ گئی ہو آپ یہاں اطمینان سے بیٹھئے اور باتیں کیجئے۔ جو کچھ ہونا ہے خود ہی ہو جائے گا۔

مسز مہرا: مگر ہم نے تو APPOINTMENT کیا تھا۔

سروپ چند: اجی آپ لاکھ APPOINTMENT کیجئے۔ یہاں تو جو وقت کا حساب ہے وہی رہے گا۔ لالہ صاحب کو اور گھر کی استریوں کو جب فرصت ہو گی تو آپ سے مل لیں گی۔

مسز مہرا: واہ! یہ اچھا طریقہ ہے۔

جیوتی پرکاش: میرا تو خیال ہے کہ یہاں سے اُٹھ چلئے۔ بھلا ایسے گھرانے میں روپ متی کا پارٹ کرنے والی لڑکی مل سکتی ہے؟

شو چرن: واہ جیوتی پرکاش صاحب، آپ تو ہمت ہار گئے۔ اب جو ہم آئے ہیں اور اتنی دیر تک یہاں بیٹھ چکے ہیں تو ہمیں مسز رام رتن سے ملاقات کر کے

ہی جانا چاہیے۔ کیا معلوم وہ کیسی ہوں گی۔ کیوں مسز مہرا میں ٹھیک کہہ رہا ہوں نا؟

(کوئی جواب نہیں دیتا۔ خاموشی۔ کملا چپکے سے اُٹھتی ہے، کمرے میں اِدھر اُدھر ٹہلتی ہے، کچھ دیر جنتری کے پاس کھڑی ہو کر ایکٹریس کی تصویر کو دیکھتی ہے۔ اور پھر چپکے سے مکان کے اندر چلی جاتی ہے۔ ذرا دیر میں " ارے کملا، تم کہاں سے آئیں؟" اور خوشی میں ہنسنے کی آواز سُنائی دیتی ہے)

مسز مہرا: لو، اس نے یہاں بھی کوئی رشتہ جوڑ لیا۔

کیلاش ناتھ: جی ہاں، اصل میں کملا کالج میں پڑھتی تھی تو اپنی طبیعت اور اپنے طریقے کی وجہ سے بہت ہی ہردلعزیز تھی۔ اس کے بعد کچھ ایسا معلوم ہوا کہ وہ اپنی تمام سہیلیوں کو بھول گئی ہے۔ مگر اس کو سب نے یاد رکھا ہوگا ہم نے شاید غلطی کی کہ شروع میں اس سے مشورہ نہیں لیا۔

مسز مہرا: وہ خود بیٹھی تو تھی۔ اس نے مشورہ دیا کیوں نہیں۔

کیلاش ناتھ: ایسا کرنا تو معلوم ہوتا ہے اس کی طبیعت کے خلاف ہے۔

مسز مہرا: بڑی وہ اور بڑی اس کی طبیعت ... آخر آپ اسے روپ متی کا پارٹ کیوں نہیں پیش فرما دیتے؟

جیوتی پرکاش: (جیسے نیند سے چونک کر) کس کو؟ کملا کو؟ ... ہاں یہ بھی

سوچنے کی بات ہے۔

(مسز مہرا کے چہرے پر غصّے اور الجھن کے آثار نظر آتے ہیں۔ جو رفتہ رفتہ مایوسی کی کیفیت میں بدل جاتے ہیں۔ سروپ چند اسے دیکھ رہا ہے اور اس کی حالت کو تاڑ جاتا ہے)

سروپ چند: بھئی یہاں تو ہم اس غرض سے آئے تھے کہ نرملا دیوی سے ملاقات کرکے اس کا اندازہ کریں کہ وہ روپ متی کا پارٹ کرسکتی ہیں یا نہیں اب اور کوئی بحث نہ چھیڑیئے۔

(جیوتی پرکاش کھڑا ہوتا ہے اور ٹھوڑی پر ہاتھ رکھ کر کسی سوچ میں ٹہلنے لگتا ہے۔ اسے مسز مہرا کی کیفیت کا کوئی احساس نہیں تھوڑی دیر میں دروازے کے پاس کملا اور نرملا دکھائی دیتی ہے کملا اس طرح سے اپنی کرسی کی طرف جاتی ہے کہ گویا نرملا سے دامن چھڑا کر بھاگ رہی ہے۔ نرملا ذرا دیر شرماتی ہوئی دروازے کے پاس کھڑی رہتی ہے پھر اندر آتی ہے اور مہمانوں پر نظر ڈالتی ہے)

نرملا: نمستے کرتی ہوں کیلاش ناتھ صاحب۔ آپ نے تو بہت دنوں کے بعد درشن دیئے۔

کیلاش ناتھ: (سلام کا جواب دیتے ہوئے) جی ہاں، کچھ ایسا ہی اتفاق ہوا۔ آیئے آپ کا پریچے کرادوں۔ نرملا دیوی، مسز مہرا، جیوتی پرکاش صاحب،

سروپ چند صاحب، شوچرن صاحب۔ آیئے، اب ذرا بیٹھیے۔ آپ سے کچھ معاملے کی بات کرنا ہے۔

نرملا: میں کیا باتیں کروں، لالہ جی خود آپ سے ملنا چاہتے تھے۔

کملا: اور تم ہمیں پکوڑیاں کھلا کر رخصت کر دینا چاہتی ہو۔

نرملا: (گھبراہٹ کی ہنسی ہنس کر اُٹھتے ہوئے) جی میں چائے کا انتظام کر رہی تھی، آپ اجازت دیں تو جا کر لے آؤں۔

(نرملا چلی جاتی ہے۔ جیوتی پرکاش ٹہلتے ٹہلتے کملا کی طرف جاتا ہے اور ذرا دور کھڑے ہو کر اسے اس طرح دیکھنے لگتا ہے جیسے فن کا جاننے والا کسی مورت یا تصویر کو۔ کملا ان کی طرف دیکھتی ہے اور کھڑے ہو کر بہت ادب سے نمستے کرتی ہے)

جیوتی پرکاش: میں دیکھ رہا تھا...

کملا: جی ہاں۔ میں بھی دیکھ رہی تھی...

(جیوتی پرکاش مسکرا کر ٹہلنے لگتا ہے۔ معلوم ہوتا ہے کہ اب بھی وہ سوچ رہا ہے کہ کملا روپ متی کے پارٹ میں کیسی معلوم ہو گی۔ تھوڑی دیر کے بعد رام رتن داخل ہوتا ہے وہ ململ جیسے باریک کپڑے کی دھوتی باندھے ہے۔ اور اوپر صرف ایک بنیائن پہنے ہے جو صاف نہیں ہے اس کے بدن سے چڑھتے موٹاپے کے آثار ظاہر ہوتے ہیں)

رام رتن : (مہمانوں کے سلام کا جواب دیتے ہوئے بیٹھ کر) اوہو، سروپ چند صاحب، آپ ادھر کیسے بھول پڑے؟ کانگریس کوئی نیا چندہ کر رہی ہے کیا؟ ہا، ہا، ہا۔ اور کیلاش ناتھ صاحب تو ہم لوگوں کو بھول ہی گئے۔ انہیں تو بس لڑکیوں کو پڑھانے سے مطلب تھا۔ امتحان کے زمانے میں تو بس جی جب دیکھو کھڑے ہیں۔ اب ہمیں کیسے یاد کریں؟ اب تو اور لڑکیوں کو امتحان کی تیاری کرانا ہوگا۔

کیلاش ناتھ : جی، میں اس دوران میں دو تین مرتبہ آیا تھا۔ نرملا دیوی سے کچھ کام تھا۔ وقت ایسا تھا کہ آپ مکان پر تشریف نہیں رکھتے تھے۔

رام رتن : اجی نرملا کو نہ پوچھئے وہ تو ہر وقت اپنے کالج کو اور کالج کے استادوں کو یاد کرتی رہتی ہے۔ کبھی کبھی آنکھوں میں آنسو تک آجاتے ہیں۔ ہم تو صاحب اسی وجہ سے کالج کی تعلیم کے خلاف ہو گئے۔ ہم کو کوئی ایسی شکایت نہیں ہے کہ جو آپ سے بیان کر دیں۔ اور کہیں کہ اسے دُور کر دیجئے۔ ہم تو اس تعلیم کے سرے سے خلاف ہو گئے۔

کیلاش ناتھ : مگر آپ کے گھر میں تو ماتا جی سے لے کر چھوٹی بچیوں تک سب تعلیم پا چکی ہیں یا پا رہی ہیں۔ اور جس کسی نے تعلیم ختم کی ہے اس نے بی۔اے۔ ایم۔اے کر کے ختم کی ہے۔

رام رتن : جی ہاں۔ یہ تو سب ٹھیک ہے۔ مگر ہم صاحب اس تعلیم کے خلاف

ہو گئے اس سے گھر کی قدر نہیں رہتی۔

مسز مہرا: سمجھا یہ جاتا ہے کہ لڑکی پڑھ لکھ جائے گی تو اس کے دل میں اپنا گھر خوبصورت بنانے اور اس میں مہذب زندگی گذارنے کی خواہش پیدا ہو جائے گی۔ مگر آپ بالکل بجا فرماتے ہیں کہ ایسا ہوتا نہیں ہے... آپ کی طرح اور بہت سے سمجھدار لوگوں نے اس بات کو محسوس کیا ہے اور اب اس کی کوشش کی جا رہی ہے کہ تعلیم اور گھریلو زندگی کو زیادہ قریب لایا جائے

رام رتن: ارے صاحب یہ تو بہت اچھا ہو جائے گا اگر آپ اس کا انتظام کر دیں کہ ماسٹر لوگ لڑکیوں کے گھروں میں جا کر پڑھا دیا کریں۔

مسز مہرا: جی نہیں، میرا مطلب یہ ہے کہ کالجوں میں لڑکیاں انہیں چیزوں کی قدر کرنا سیکھتی ہیں جن کی قدر کرنا گھروں میں سکھایا جاتا ہے۔ لیکن کالج میں کتابیں اس طرح آنکھوں کے سامنے آجاتی ہیں کہ لڑکیوں کو دُنیا نہیں دکھائی دیتی۔ اور گھروں میں دوسری باتیں۔ اصل میں بہت اچھا ہوا کہ آپ نے یہ بات چھیڑ دی۔ ہم جب ڈرامہ کے بارے میں آپ سے بات چیت کرنے آئے ہیں اس کا سمبندھ اسی مسئلے سے ہے...

رام رتن: صاحب، فلم تو میں دیکھتا رہتا ہوں، ان میں سے کچھ پسند بھی آتے ہیں۔ لیکن ڈراما کیوں دکھایا جاتا ہے جب اس میں ناچ ہوتا ہے نہ گانا، یہ میری سمجھ میں نہیں آتا۔ کالج میں تھا تو یار دوست کبھی کبھی پکڑ لے جاتے تھے،

کہتے تھے کہ ڈراما اچھا نہ ہوا تو دو چار لڑکیوں کو دیکھ لیں گے۔ اس کے بعد تو میں نے کوئی ڈراما وراما دیکھا نہیں، اور نہ دیکھنے کو جی چاہتا ہے۔

کملا : نرملا کہتی تھی کہ آپ نے سب سے پہلے اسے ایک ڈراما میں پارٹ کرتے دیکھا تھا۔

رام رتن : (کھسیانی ہنسی ہنس کر) ہاں، سچی بات تو یہی ہے۔ مگر جو بات اس سے اچھی لگتی تھی۔ وہ اب نہیں لگتی۔ دوسرے کی لڑکی کو سٹیج پر دیکھنے اور اپنی استری کو دیکھنے اور دکھانے میں بڑا فرق ہے۔

کملا : نرملا گھر میں بہت خوش ہے آپ اسے اسٹیج پر ہیروئن کا پارٹ کرتے دیکھیں گے اور گھر آکر اس کی تعریف کریں گے تو اور خوش رہا کرے گی۔

رام رتن : جی ہاں، یہ بھی ٹھیک ہے۔ مگر صاحب ہماری طبیعت نہیں مانتی۔

(کملا اٹھ کر دروازے کے پاس جاتی ہے اور نرملا کو پکار کر وہیں اس کا انتظار کرتی ہے)

ہردیپ چند : ارے لالہ جی، آپ ہماری بات نہیں سمجھے۔ ہم ایک بہت اچھا سماجی اور اخلاقی ڈراما کرنا چاہتے ہیں جسے جیوتی پرکاش صاحب یہ جو یہاں بیٹھے ہیں۔ انہوں نے لکھا ہے۔ ہمیں ہیروئن کا پارٹ کرنے کے لئے نرملا کی ضرورت ہے۔ آپ مان جایئے۔ آپ کو یقین دلانا چاہتا ہوں کہ آپ بھی بہت خوش ہونگے اور نرملا دیوی بھی۔

رام رتن : یہ تو سب ٹھیک ہے۔ مگر صاحب میری طبیعت نہیں مانتی۔

(اس دوران میں نرملا آ گئی ہے۔ کملا اس کے پکھوڑے پکڑ کر دیوار سے اڑا دیتی ہے اور دونوں کے درمیان گفتگو ہوتی ہے جو تماشائیوں کو صرف ہونٹوں کی جنبش معلوم ہوتی ہے)

کملا : اری نرملا، تو بھی تو بتا، تو کیا چاہتی ہے؟

نرملا : میں تو جو پارٹ دیا جائے کرنے کو تیار ہوں۔ تم جانتی ہو مجھے ڈراما کا کتنا شوق ہے۔

کملا : تو پھر لالہ جی سے کہتی کیوں نہیں ہے؟

نرملا : کہو تم لوگ، میں نہیں کہتی۔

کملا : ہم تو کہہ رہے ہیں، لیکن وہ نہ راضی ہوئے تو؟

(اس کا جواب نرملا آنکھوں سے دیتی ہے جو اس کی بے بسی کو ظاہر کرتی ہیں۔ کملا اسے چھوڑ کر اپنی جگہ واپس آ جاتی ہے۔ نرملا گھر کے اندر چلی جاتی ہے)

مسز مہرا : لالہ جی، آپ یہ بات کیسے کہتے ہیں۔ اب تو عورتوں کو بند رکھنے کا رواج رہا نہیں ہے۔

رام رتن : جی ہمارے یہاں بند رکھنے کا رواج بالکل نہیں ہے۔ استریاں سب بازار جاتی ہیں۔ سیر تماشے میں جاتی ہیں۔ آزادی کے ساتھ سب سے ملتی جلتی ہیں۔

کملا: ہماری درخواست ہے کہ ڈوری کو ذرا اور ڈھیل دے دیجئے جس میں نرملا ڈراما میں حصّہ لے سکے۔

(رام رتن کوئی جواب نہیں دیتا۔ صرف اس کے چہرے سے کسی قدر ناگواری ظاہر ہوتی ہے۔ اسی دوران میں نرملا دروازے کے پاس آتی ہے اور اشارے سے کملا کو اندر بلاتی ہے۔ کملا لپک کر اندر جاتی ہے۔ اور تھوڑی دیر میں دونوں کشتیوں میں کھانے کا سامان لا کر رام رتن کے سامنے سجانا شروع کر دیتی ہیں۔ جب سامان لگ جاتا ہے تو رام رتن پلیٹوں میں مٹھائیاں رکھنا شروع کر دیتا ہے اور نرملا اور کملا سب کو پلیٹیں دیتی ہیں)

رام رتن: (سروپ چند سے) اور سنائیے لالاجی، کیا خبر ہے۔

سروپ چند: ارے صاحب، خبریں بہت سی ہیں، آپ سے معاملے بھی بہت سے رہتے ہیں، اس سمے تو یہی بات ذہن پر سوار ہے کہ ڈراما کے لئے ہیروئن تلاش کی جائے۔

کملا: لالاجی، آپ نے جو جواب دیا ہے وہ نرملا سے مشورہ کر کے دیا ہے یا اپنی طرف سے دے دیا۔

رام رتن: (ذرا تامل کے بعد) یہ تو ایسا صاف معاملہ ہے کہ اس میں مشورہ کرنے کی بھی ضرورت نہیں۔

کملا: مگر مجھے یقین ہے کہ نرملا کا بہت جی چاہتا ہوگا کہ ڈرامہ میں حصہ لے۔ آپ نہ مانتے ہوں تو اس سے پوچھ لیجئے۔ آپ کے سامنے کھڑی ہے۔

رام رتن: (دوسری طرف منہ پھیر کر) جی یہ باتیں اس طرح نہیں پوچھی جاتی ہیں۔

کملا: تو انہیں اس طرح طے بھی نہیں کر دینا چاہئے۔ یہ اصول کی باتیں ہیں لڑکی چار پانچ برس کی ہوتی ہے تو ماں باپ چاہتے ہیں کہ ناچنا گانا سیکھے۔ اور اس میں کامیاب ہوتی ہے تو بہت خوش ہوتے ہیں۔ لڑکی کی شادی ہو گئی تو یہ سب چیزیں بند کر دی جاتی ہیں۔ اور ردی فلم دیکھنے کے سوا اسے اور کسی تسکین کا موقعہ نہیں ملتا۔ یہ بڑی بے انصافی کی بات ہے۔

شوچرن: جی ہاں۔ اس سے تو یہ ثابت ہوتا ہے کہ لڑکیوں کو آرٹ کی تعلیم صرف اس لئے دی جاتی ہے کہ ان کی جلدی سے شادی ہو جائے۔ کیوں، مسز نہرا، میں ٹھیک کہہ رہا ہوں نا؟

کیلاش ناتھ: لالا جی، آپ کو یہ سمجھنا چاہیے کہ شریف آدمی جس کام کو کرے وہ بھی شریف ہو جاتا ہے۔ ڈراما کرنے اور کرانے والے ہر طرح کے ہوتے ہیں۔ ہم کسی بھی لڑکی کو ہیروئن کا پارٹ دے سکتے تھے۔ نرملا دیوی کو ہم اس لئے چاہتے ہیں کہ ہمیں شرافت کا نمونہ پیش کرنا ہے۔ ہمارے ڈرامے کا مقصد اصلاح کرنا ہے۔ دلچسپی کا سامان پیدا کرنا نہیں ہے۔

رام رتن: صاحب، یہ تو سب ٹھیک ہے۔ جس ڈراما کی آپ تعریف کریں،

اس میں کیا بُرائی ہو سکتی ہے۔ مگر میں نے اپنی مرضی بھی آپ کو بتادی۔

مسز مہرا: (پانی کا گلاس جلدی سے ختم کر کے اُٹھتے ہوئے) اچھا بس اب اجازت دیجئے۔

رام رتن: ارے صاحب، اتنی جلدی کیا ہے۔ کچھ تو اور کھا لیجئے۔

(باقی سب بھی مٹھائی جلدی جلدی ختم کر کے کھڑے ہو جاتے ہیں۔ اور رام رتن اور نرملا سے نمستے کہہ کر باہر دروازے کی طرف جاتے ہیں کملا نرملا سے لپٹ کر رخصت ہوتی ہے۔ اور رام رتن کی طرف دیکھے بغیر سلام کر کے دوسروں سے مل جاتی ہے۔)

(پردہ)

پانچواں سین

(مسز مہرا کا کمرہ ، وہی جو پہلے سین میں تھا۔ کملا ایک گلدان کو میز پر رکھ رہی ہے۔ آج اس کے کپڑے ایسے ہیں، کہ معلوم ہوتا ہے کہیں ملنے جا رہی ہے یا گھر پر مہمانوں کے استقبال کے لئے تیار ہوئی ہے۔ گلدان رکھنے کے بعد وہ کمرے پر ایک آخری نظر ڈالتی ہے۔ معلوم ہوتا ہے اب وہ اس کی حالت سے مطمئن ہے۔ مسز مہرا داخل ہوتی ہیں اور ایک آرام کرسی پر بیٹھ جاتی ہیں)

مسز مہرا: (کملا کو اور کمرے کو غور سے دیکھتے ہوئے) آج تو تم نے کمرے کو خوب سجایا ہے۔ اور خود بھی بن سنور کر آئی ہو۔

کملا: کوئی خاص بات تو نہیں ہے۔

مسز مہرا: ہاں ممکن ہے میری ہی نظر غلطی کر رہی ہو... بھئی کملا، مہمانوں کے آنے سے پہلے تم سے ایک بات کر لینا چاہتی ہوں۔ میرے پاس بمبئی سے

بھائی کا خط آیا ہے۔ وہ دو تین دن میں بیوی بچوں کے ساتھ آنے والے ہیں تم کو تکلیف سے بچانے کے لئے میں نے کنورانی صاحبہ سے گفتگو کر لی ہے۔ وہ بڑے شوق سے تم کو اپنے یہاں ہفتے دو ہفتے رکھ لیں گی۔

کملا: مجھے کنورانی صاحبہ کی سرپرستی درکار نہیں۔ میں خود سوچ رہی تھی کہ اپنے لئے کوئی انتظام کروں۔ مگر اسکول میں کوئی جگہ خالی نہ تھی۔ اب ایک چھوٹا سا کمرہ مل گیا ہے۔ میں خود ہی آپ سے اجازت مانگنے والی تھی۔ آج مہمان رخصت ہو جائیں تو اپنا سامان لے کر چلی جاؤں گی۔

مسز مہرا: اتنی جلدی کرنے کی تو ضرورت نہیں ہے۔ مگر تمہارا جیسے جی چاہے' تم تو اپنی من مانی باتیں کرتی ہو۔

کملا: مجھے اپنے من کا ابھی تک پتہ نہیں چلا، آپ کہتی ہیں کہ من مانی باتیں کرتی ہو۔

(کملا اپنی گھڑی دیکھتی ہے)

مسز مہرا: آج کون کون آرہے ہیں؟

کملا: وہی سارے آپ کے ہیروئن تلاش کرنے والے۔

مسز مہرا: مجھے اب ڈراما سے اور ڈراما کی ہیروئن سے کوئی دلچسپی نہیں رہی ... عجیب لوگ ہیں۔ پلاٹ میں نے بتایا، لکھوایا میں نے' ڈراما لکھ گیا تو اس کی نوک پلک میں نے درست کی۔ سارے کام میں جان میں نے ڈالی۔

جب ہیروئن کو چننے کا وقت آیا تو اِدھر اُدھر کی سوچنے لگے۔ مجھے در بدر پھرایا، ذلیل کیا... اب تلاش کر لیں اپنی ہیروئن۔

(کملا ایک رسالے کو اُٹھا کر اس کے ورق الٹنے لگتی ہے)

کملا: لوگوں کو تلاش کرنے میں کچھ مزہ آتا ہے۔

مسز مہرا: خوب اُڑائیں مزے... اور اس جیوتی پرکاش کو دیکھا۔ کیسا بدل گیا۔

کملا: جی ہاں، ان کا عجب حال ہے۔ رستہ چلتے عورتوں کو کھڑے ہو کر تکنے لگتے ہیں۔ ابھی کل تھوڑی دیر کے لئے رستے میں ساتھ ہوا تھا۔ چلنا دشوار ہو گیا مجھے ڈر تھا کہ کسی عورت کی شکل صورت، چال ڈھال پسند آ گئی تو یہ جھٹ سے جا کر اسے روپ متی کا پارٹ پیش کر دیں گے۔

مسز مہرا: اس آدمی کو میں نے بمبئی کی گلیوں میں پڑا پایا تھا۔ میں اس کی سرپرست بنی۔ اسے اچھے اچھے لوگوں سے ملایا۔ ہر طرح سے اس کی ہمت افزائی کی۔ اسے ایک ممتاز ڈراما نویس بنا دیا... اور اس کا بدلہ یہ مل رہا ہے... بھئی دیکھو کملا، مجھ سے ان لوگوں کے ساتھ زیادہ دیر تک بیٹھا نہ جائے گا۔ میں مل تو لوں گی۔ مگر تھوڑی دیر میں سر کے درد کا بہانہ کر کے چلی جاؤں گی۔

کملا: وہ لوگ خود بھی شاید زیادہ نہ بیٹھیں۔

مسز مہرا: وہ بیٹھیں یا نہ بیٹھیں، میں تو جلدی سے اٹھ جاؤں گی۔

(شوچرن اندر آتا ہے اور سلام کر کے کرسی پر بیٹھ جاتا ہے)

کملا: آج آپ اکیلے کیسے آئے؟

شوچرن: میں اکیلا نہیں آیا ہوں، اور لوگ بھی ہیں۔ دروازے کے پاس تھے جب کوئی بحث چھڑ گئی۔ ابھی آتے ہوں گے۔

کملا: زبان سے بحث کر رہے ہیں یا پانوؤں سے؟

شوچرن: جب آدمی کی توجہ بالکل کسی ایک طرف ہو جاتی ہے تو اگر وہ چل رہا ہو تو خود ہی کھڑا ہو جاتا ہے۔ کیوں...

مسز مہرا: ہاں ہاں، تم ٹھیک کہہ رہے ہو۔ مگر اس وقت چُپ رہو۔ میرا ایسی باتیں کرنے کو جی نہیں چاہتا۔ اور اب میں ہیروئن تلاش کرنے کا سلسلہ بھی بند کرنا چاہتی ہوں۔ اس سے میرا جی اکتا گیا ہے۔

شوچرن: یہ کیسے ہو سکتا ہے مسز مہرا، ڈراما آپ ہی کی وجہ سے لکھا گیا۔ آپ ہی کی خواہش کو پورا کرنے کے لئے دکھایا جا رہا ہے۔ ہیروئن کا انتخاب آپ ہی کے سپرد کیا گیا ہے۔ اب آپ الگ ہو جائیں گی تو یہ کام کیسے ہوگا؟ کیوں، کملا صاحبہ، میں ٹھیک کہہ رہا ہوں نا؟

کملا: مشکل یہی ہے کہ آپ جو بات کہتے ہیں وہ ٹھیک ہوتی ہے... افسوس ہے یہ آپ کی سمجھ میں کبھی نہیں آتا کہ ٹھیک بات کہنا بھی نامناسب ہو سکتا ہے۔

شوچرن : تو کیا اس وقت یہ کہنا نامناسب تھا؟

(سروپ چند، کیلاش ناتھ، جیوتی پرکاش داخل ہوتے ہیں۔ ان کے انداز سے معلوم ہوتا ہے کہ ان کے لئے کوئی مشکل درپیش ہے۔ اور وہ کچھ بہت خوشی سے نہیں آ رہے ہیں۔ جیوتی پرکاش کی نظر فوراً کملا کی طرف جاتی ہے۔ اور وہ بیشتر اسی کو دیکھتا رہتا ہے)

مسز نہرا : آیئے آیئے، تشریف رکھیئے... کہیئے آپ کی بحث کا کیا نتیجہ نکلا؟

سروپ چند : کون سی بحث کا؟

مسز نہرا : وہی جو آپ دروازے کے پاس کر رہے تھے۔

(تینوں آدمی شوچرن کی طرف دیکھتے ہیں وہ نظریں نیچی کر لیتا ہے)

سروپ چند : صاحب، کیا کریں۔ ہم سے اتنی بڑی غلطی ہو گئی ہے کہ سمجھ میں نہیں آتا اس کی تلافی کیسے کریں۔

کیلاش ناتھ : جی ہاں ہم نے ڈراما سنا۔ ہم نے دیکھا کہ اس کا خاص کیریکٹر ایک PERSONALITY کا عکس ہے۔ ہمیں یہ بھی معلوم تھا کہ ڈراما اسی PERSONALITY کی بدولت لکھوایا گیا۔ اصل میں ہم کو اس کی فرمائش کرنا چاہیئے تھا کہ یہی PERSONALITY اسٹیج پر آ کر ڈراما کی ترجمانی، اس کا INTERPERTATION کرے اور اس طرح ایک MASTER PIECE کی تکمیل ہو جائے۔ ہمیں نہ جانے اس روز کیا ہو گیا تھا... اب جو ہم ہیروئن تلاش

کرنے کے لئے کافی آوارہ گردی کر چکے ہیں تو وہ بات سمجھ میں آئی جس کی طرف ہمارے خیال کو سب سے پہلے جانا چاہئے تھا۔ روپ متی کا پارٹ آپ ہی کر سکتی ہیں۔ اور ہم آپ سے درخواست کرنا چاہتے ہیں کہ آپ اسے قبول فرمائیں۔

مسز مہرا: (بہت خوش ہو کر مگر اپنی خوشی کو دباتے ہوئے) مجھے ڈر تھا کہ میں نے ڈراما لکھوایا ہے۔ تو آپ لوگ مجھ سے یہ مطالبہ کریں گے کہ روپ متی کا پارٹ ادا کروں۔ جب آپ نے سوچنا شروع کیا کہ یہ پارٹ کس کو دیا جائے تو مجھے اطمینان ہو گیا کہ چلو یہ مشکل تو دور ہو گئی۔ آپ جانتے ہیں کہ دنیا کیسی جگہ ہے۔ میں روپ متی کا پارٹ کرتی تو اعتراض کرنے والے کہتے کہ میں نے ڈراما اس نیت سے لکھوایا تھا کہ ایک دلکش روپ میں اسٹیج پر آسکوں۔ اسی وجہ سے میں بہت خوشی کے ساتھ ہیروئن تلاش کرنے میں آپ کے ساتھ شریک ہوئی۔ لیکن افسوس ہے اس میں کامیابی نہیں ہوئی۔ اب میں دیکھتی ہوں کہ مجھ میں اعتماد نہیں رہا ہے کہ میں روپ متی کا حق ادا کر سکوں گی... یہ خیال دل میں بیٹھ گیا ہے کہ اس پارٹ کو کسی اور کو ہی ادا کرنا چاہیے۔ میں چاہتی ہوں کہ آپ مجھے سوچنے کے لئے چند دنوں کی مہلت دیں۔

کیلاش ناتھ: آپ بے شک سوچنے کے لئے جتنے دنوں کی مہلت چاہتی ہوں

لیجیئے۔ہم اپنی جگہ پر سمجھ لیں گے کہ آپ نے ہماری درخواست قبول فرمالی ہے۔

مسز مہرا: مجھے یہ پسند نہیں ہے کہ دل کی بات دل میں رکھوں اور لوگوں کو اس بارے میں عقلی گھرے لگانے دوں کہ میرا اصل منشا کیا ہے۔ میرے دل سے یہ خیال بالکل نکل گیا تھا کہ مجھ سے روپ متی کا پارٹ کرنے کو کہا جاسکتا ہے۔ اب جب آپ لوگوں نے فرمائش کی ہے تو مجھے اس خیال کو دوبارہ دل میں آباد کرنا ہوگا۔ روزمرّہ کی زندگی میں روپ متی کا انداز اختیار کرنا ہوگا۔ گویا اس کی کوشش کرنا ہوگا کہ روپ متی بن جاؤں۔ اگر میں ایسا نہ کرسکی تو آپ سے صاف صاف کہہ دوں گی کہ روپ متی کا پارٹ نہیں کرسکتی ہوں۔

کیلاش ناتھ: واہ صاحب، اس وقت تو آپ نے ایکٹنگ کا بنیادی اصول بڑی خوبی سے بیان کردیا ہے۔ اب تو مجھے اور بھی یقین ہوگیا ہے کہ روپ متی کا پارٹ آپ ہی کو ادا کرنا چاہیئے۔

مسز مہرا: مجھے ڈر صرف اس کا ہے کہ میری اور روپ متی کی عمر میں جو فرق ہے وہ کسی نہ کسی طرح سے ظاہر ہو جائے گا۔ میری طبیعت میں اب طوفانی کیفیت بڑی مشکل سے پیدا ہوتی ہے۔ اور روپ متی انہیں طوفانی کیفیتوں سے لڑنے والی ایک کشتی ہے۔

شوچرن : جی ہاں، اسی وجہ سے خیال ہوا تھا کہ شاید کملا صاحبہ اس پارٹ کے لئے زیادہ موزوں رہیں۔ کیوں، جیوتی پرکاش صاحب، میں ٹھیک کہہ رہا ہوں نا؟

(لالا سروپ چند سر پہ ہاتھ مارتے ہیں۔ کیلاش ناتھ شرمندہ ہو کر سر جھکا لیتا ہے۔ کملا مُنہ کو ہاتھوں سے چُھپا لیتی ہے۔ مسز مہرا کے پہلے تو معلوم ہوتا ہے کسی نے سر پہ لاٹھی مار دی ہے۔ پھر رفتہ رفتہ ان کے غصہ چڑھتا ہے اور وہ کانپنے لگتی ہیں)

جیوتی پرکاش : (جھومتے ہوئے) واہ میرے شیر، واہ!

مسز مہرا : شوچرن، تم نے میرے اوپر بڑا احسان کیا کہ جو بات سب کے دل میں تھی وہ صاف صاف بیان کر دی۔ نہیں تو میں نہ معلوم کب تک جھوٹ اور فریب کے اس جال میں پھنسی رہتی... آپ لوگ بڑی خوشی سے کملا کو روپ متی بنایئے۔ مگر میں آپ لوگوں کو بتا دینا چاہتی ہوں کہ کملا میرے یہاں نہیں رہے گی اور میں آپ لوگوں کی شکل نہیں دیکھنا چاہتی!

(مسز مہرا اُٹھ کر کمرے سے چلی جاتی ہیں۔ کچھ دیر خاموشی رہتی ہے۔ پھر سب لوگ رفتہ رفتہ اپنی اصل حالت پر آ جاتے ہیں)

کملا : کہیے، آپ لوگوں کے لئے چائے بناؤں؟

سروپ چند : زیادہ مناسب تو یہ ہوگا کہ آپ ہمارے اوپر ایک ایک بالٹی ٹھنڈا پانی ڈال دیں۔

کیلاش ناتھ : جی نہیں، چائے بنانے کی تکلیف نہ کیجئے۔ میرے خیال میں تو اب ہم کو یہاں سے چل دینا چاہیے۔

شوچرن : کیوں کملا صاحبہ، میں تو سمجھتا تھا کہ مسز مہرا آپ کی خالہ ہیں، اور آپ سے بہت محبت کرتی ہیں۔

کملا : جی ہاں، دونوں باتیں ٹھیک ہیں۔

شوچرن : تو پھر وہ اتنی خفا کیوں ہو گئیں؟

کملا : بڑے تعجب کی بات ہے۔ کیوں، جیوتی پرکاش صاحب، میں ٹھیک کہہ رہی ہوں نا؟

جیوتی پرکاش : جی نہیں، آپ ٹھیک نہیں کہہ رہی ہیں۔ میں نے چند ملاقاتوں میں آپ دونوں کے تعلقات کا اندازہ کر لیا۔ اگلے ڈرامے کا پلاٹ بھی میری سمجھ میں آ گیا...

کملا : اب میرے اوپر رحم کیجئے۔ ایک ڈرامے کا جو نتیجہ ہوا وہ آپ نے خود ہی دیکھ لیا۔ آپ دوسرا ڈراما لکھیں گے تو ممکن ہے میں اسکول سے نکال دی جاؤں۔

جیوتی پرکاش : یہ سب بعد کی باتیں ہیں۔ آپ پہلے وعدہ کیجئے کہ

آپ روپ متی کا پارٹ کریں گی۔

کملا: کون سی روپ متی اور کیسا پارٹ؟

جیوتی پرکاش: روپ متی آپ کا دوسرا نام ہے اور اس کا پارٹ کرنے کے معنی یہ ہیں کہ آپ جیسی ہیں ویسی ہی ایک ڈرامے کو دکھانے میں شریک ہو جائیں۔

کملا: اچھا، ڈراما نویس ایکٹنگ کی تعلیم اسی طرح دیتے ہیں۔

جیوتی پرکاش: آپ کو کسی تعلیم کی ضرورت نہیں۔

کیلاش ناتھ: جی ہاں، میرا بھی یہی خیال ہے کہ آپ کو تعلیم دینے کی ضرورت نہ ہو گی۔ آپ کے لئے روپ متی کا پارٹ کرنا آپ کی طبیعت اور تربیت نے بہت آسان کر دیا ہے۔

کملا: یہ کیسی بات ہے۔ آپ مجھ سے ڈراما میں کسی روپ متی کا پارٹ کرنے کو کہہ رہے ہیں، جب مجھے معلوم نہیں کہ ڈراما کیا ہے اور اس میں روپ متی کا پارٹ کیا ہے۔

جیوتی پرکاش: ڈراما آپ سن چکی ہیں۔ اور آپ جانتی ہیں کہ اس میں روپ متی کا پارٹ کیا ہے۔ آپ کا مطلب یہ ہے کہ ہم نے آپ سے اس بارے میں گفتگو نہیں کی ہے، وہ ٹھیک ہے۔ اب آپ اپنا سامان نکال کر لائیے ہم آپ کو آپ کے کمرے تک پہنچا دیں گے۔ ہم کو آپ کا پتہ معلوم

ہو جائے گا۔ اور رستے میں کام کی باتیں ہو جائیں گی۔ بس چلئے۔ اب اور بحث نہ کیجئے۔

کیلاش ناتھ : جی ہاں، میری بھی یہی رائے ہے۔

(کملا کھڑی ہو کر ذرا دیر سوچتی ہے، پھر چلی جاتی ہے۔ اور فوراً بستر بند اور بکس لے کر آ جاتی ہے)

سروپ چند : اچھا، آپ تو جانے کے لئے بالکل تیار تھیں... مگر ہمیں بھی دیکھئے کہ کیا خوب لوگ ہیں، پہلے ہیروئن کو تلاش کیا اور جب وہ مل گئی تو اسے گھر سے نکلوا دیا۔

(شو چرن کملا کا بکس اُٹھا لیتا ہے۔ کیلاش ناتھ اس کا بستر بند۔ وہ آگے آگے چلتے ہیں، سروپ چند اور جیوتی پرکاش ان کے پیچھے۔ کملا باہر جانے سے پہلے مڑ کر کمرے پر ایک محبت بھری نظر ڈالتی ہے۔ پھر اس طرح ہاتھ اُٹھاتی ہے جیسے رخصت ہوتے وقت اُٹھاتے ہیں)

(پردہ)

حبّہ خاتون

(ڈراما)

پروفیسر محمد مجیب

"کشمیر کشمیریوں کا ہے" یہ آواز سب سے پہلے اکبر اعظم کے عہد میں حبّہ خاتون نے بلند کی تھی۔ یہی وہ آواز ہے جو آج بھی وہاں کے عوام کی رہنمائی کر رہی ہے۔ اس ڈرامے میں حبّہ خاتون کی شخصیت اپنی تمام تر شعریت کے ساتھ ہمارے سامنے آتی ہے۔

قیمت بارہ آنے

مکتبہ جامعہ لمیٹڈ

جامعہ نگر - نئی دہلی